عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

قیمت ۱۰ روپے

جلد: ۳۲ | یکم تا ۷ ذوالحجہ ۱۴۳۴ھ مطابق ۸ تا ۱۵ اکتوبر ۲۰۱۳ء | شمارہ: ۳۸

حضور اکرم ﷺ کا ابدی معجزہ

دین کی حقیقت

حج اور قربانی

حکم کی اتباع

مسلمانوں کے عروج و زوال کا سبب

توہین رسالت کا غلط الزام اور...

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.com.pk
Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

جانور ذبح کے وقت بسم اللہ، اللہ اکبر کہنا

ابو محمد حسان، کراچی

س:...... قربانی کا جانور ذبح کرتے وقت کیا بسم اللہ، اللہ اکبر کہنا ضروری ہے یا صرف بسم اللہ کہنا بھی کافی ہے؟

ج:...... جانور ذبح کرتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام لینا ضروری ہے چاہے بسم اللہ، اللہ اکبر کہے یا صرف بسم اللہ کہے یا کسی بھی زبان میں اللہ تعالیٰ کا نام لے وہ ذبح درست ہوجائے گا، کیونکہ ذبح اللہ تعالیٰ کے لئے اور اللہ تعالیٰ کے نام پر کرنا ضروری ہے، تاہم بسم اللہ، اللہ اکبر کہنا بہتر ہے۔

س:...... قربانی کے جانور کو ذبح کرتے وقت پکڑے رکھنے کے لئے بعض مرتبہ کئی لوگ شریک ہوتے ہیں تو کیا ان لوگوں کے لئے بسم اللہ کہنا ضروری ہوگا؟

ج:...... جانور کے گلے پر چھری پھیرنے میں جو ایک یا دو لوگ شریک ہوں، ان میں سے ہر ایک کے لئے بسم اللہ، اللہ اکبر کہنا ضروری ہے باقی لوگوں کے لئے ضروری نہیں۔

س:...... اگر کوئی شخص ذبح کرتے وقت بسم اللہ، اللہ اکبر کہنا بھول جائے یا جان بوجھ کر بسم اللہ نہ کہے تو کیا جانور حلال ہوگا یا نہیں؟

ج:...... احناف کے یہاں ذبح کرتے وقت جان بوجھ کر بسم اللہ نہ کہنے سے ذبیحہ حرام ہوجاتا ہے، جس سے کسی طرح کا نفع حاصل کرنا بھی جائز نہیں، نہ خود کھاسکتا ہے اور نہ دوسروں کو کھلاسکتا ہے اور اگر بھول جائے تو ذبیحہ حلال ہوتا ہے۔

س:...... بعض لوگ صرف گوشت کھانے کی نیت سے قربانی کرتے ہیں کہ عید والے دن قربانی نہ کرو تو گوشت کے انتظار میں بیٹھے رہنا پڑتا ہے؟ کیا صرف گوشت کھانے کی نیت سے قربانی کرنا درست ہے؟

ج:...... قربانی تو ایک عبادت ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت سے جاری ہوئی ہے۔ اس لئے اس کو عبادت سمجھ کر ہی کرنا چاہئے، اجر وثواب بھی حاصل ہوگا اور گوشت بھی۔ اگر صرف گوشت کھانے کی نیت سے قربانی کی اور عبادت کی نیت نہ ہو تو ثواب بھی نہیں ملے گا اور قربانی بھی نہیں ہوگی، بلکہ صرف گوشت حاصل ہوگا۔

س:...... اونٹ میں قربانی کرنے والے کتنے لوگ شریک ہوسکتے ہیں؟

ج:...... بھیڑ، دنبہ، بکرا، چھوٹا جانور تو ایک آدمی کی طرف سے قربان کیا جاسکتا ہے۔ گائے، بیل، بھینس، بھینسا، اونٹ، اونٹنی میں سات آدمی شریک ہوسکتے ہیں۔

س:...... جانور خریدنے کے بعد قربانی سے پہلے اگر اس کا سینگ ٹوٹ جائے تو کیا ایسے جانور کی قربانی جائز ہے یا نہیں؟

ج:...... سینگ اگر بالکل ہی جڑ سے اکھڑ جائے تو قربانی جائز نہیں اور اگر صرف اوپری خول اتر جائے یا ٹوٹ جائے مگر اندر سے گودا صحیح سالم ہو تو قربانی جائز ہے۔

س:...... جو جانور لنگڑا کر چلتا ہو، اس کی قربانی درست ہے یا نہیں؟

ج:...... جو جانور ایسا لنگڑا ہو کہ صرف تین پاؤں سے چلتا ہو اور چوتھا پاؤں زمین پر رکھتا ہی نہ ہو یا رکھتا ہو مگر اس کے ذریعے چل نہ پاتا ہو تو ایسے جانور کی قربانی درست نہیں ہے، ہاں اگر چوتھے پاؤں کے سہارے تھوڑا بہت چل سکتا ہو، مگر لنگڑا کر چلتا ہو تو اس کی قربانی صحیح ہے۔

وضو میں آنکھوں کے لینس اتارنا

امبر ریاض، کراچی

س:...... میری نظر بہت کمزور ہے جس کے باعث مجھے آنکھوں میں لینس لگانے پڑتے ہیں، وضو کرتے ہوئے آنکھوں میں پانی نہیں جاتا یعنی چہرے پر پانی ڈالتے وقت آنکھیں بند کرلیتی ہوں، کیا اس صورت میں وضو ہوجاتا ہے یا نہیں؟

ج:...... آنکھوں میں لگے لینس کو وضو کرتے وقت اتارنے یا آنکھوں کے اندر پانی لے جانے کی ضرورت نہیں، اگرچہ آپ وضو کرتے وقت آنکھیں بند کرلیتی ہیں تب بھی آپ کا وضو ہوجاتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ہفت روزہ
ختم نبوۃ
مجلس

مجلس ادارت

مولانا سید سلیمان یوسف بنوری — صاحبزادہ مولانا عزیز احمد
علامہ احمد میاں حمادی — مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۳۲ — یکم تا ۷ ذوالحجہ ۱۴۳۴ھ مطابق ۸ تا ۱۵ اکتوبر ۲۰۱۳ء — شمارہ:۳۸

سرپرست
حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ
حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر مدظلہ

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر
مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر
عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میؤ ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

تزئین و آرائش:
محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

سانحہ پشاور... امن مذاکرات سبوتاژ.....	۵	اداریہ
حج اور قربانی.... دین کی حقیقت، حکم کی اتباع	۷	مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ
مسلمانوں کے عروج و زوال کا سبب!	۱۱	مولانا شمس الحق ندوی
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ابدی معجزہ	۱۳	مولانا شاہ عبدالغنی پھولپوری
توہین رسالت کا غلط الزام اور......	۱۶	مولانا محمد ازہر مدظلہ
سالانہ ختم نبوت کانفرنس، اسلام آباد	۱۸	سعید معاویہ
حمد باری تعالیٰ	۲۲	مولانا ولی اللہ ولیؔ شاہ
خبروں پر ایک نظر	۲۳	ادارہ

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ
شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

زر تعاون بیرون ملک

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ ڈالر، یورپ، افریقہ: ۷۵ ڈالر، سعودی عرب،
متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۵ ڈالر

زر تعاون اندرون ملک

فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی: ۲۲۵ روپے، سالانہ: ۴۵۰ روپے
چیک - ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور اکاؤنٹ نمبر 2-927
الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ (کوڈ: 0159) کراچی پاکستان ارسال کریں۔

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, 34234476 Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶، ۰۶۱-۴۵۸۳۴۸۶
Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4583486, 061-4783486

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — طابع: سید شاہد حسین — مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

درسِ حدیث

جہنم کے مناظر

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

جہنم کے حالات

"حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جہنم کو لایا جائے گا اس دن اس کی ستر ہزار لگامیں ہوں گی، اور ہر لگام کے ساتھ ستر ہزار فرشتے ہوں گے جو اسے کھینچ رہے ہوں گے۔"

(ترمذی، ج:۲، ص:۸۱)

جہنم سے ایک گردن نکلے گی

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قیامت کے دن دوزخ سے آگ کی ایک گردن نکلے گی جس کی دو آنکھیں ہوں گی جو دیکھ رہی ہوں گی، دو کان ہوں گے جو سن رہے ہوں گے، اور ایک زبان ہوگی جو بول رہی ہوگی، وہ کہے گی کہ: مجھے تین (قسم کے) شخصوں پر مقرر کیا گیا ہے: ہر سرکش ضدی پر، ہر اس شخص پر جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کو معبود پکارے، اور تصویر بنانے والوں پر۔"

(ترمذی، ج:۲، ص:۸۱)

جہنم کی گہرائی

"حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ نے ہمارے اس منبر پر یعنی بصرہ کی جامع مسجد کے منبر پر، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد سنایا کہ: ایک بڑی چٹان جہنم کی منڈیر سے ڈالی جائے اور وہ جہنم میں ستر برس گرتی رہے تب بھی اس کی گہرائی تک نہیں پہنچے گی۔ اور حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ: دوزخ کا ذکر بہ کثرت کیا کرو، کیونکہ اس کی گرمی بہت شدید ہے، اس کی گہرائی بہت زیادہ ہے اور اس کے ہتھوڑے لوہے کے ہیں۔"

(ترمذی، ج:۲، ص:۸۱)

جہنم میں آگ کا پہاڑ

"حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ (قرآن کریم میں جو ہے: "سَاُرْهِقُهٗ صَعُوْدًا" یعنی "عنقریب ہم چڑھائیں گے اس کافر کو چڑھائی پر" اس لفظ "صعود" کی تفسیر کرتے ہوئے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: صعود آگ کا پہاڑ ہے، جس پر ستر برس تک کافر چڑھتا رہے گا، پھر گر جائے گا، (پھر ستر سال تک چڑھتا رہے گا، پھر گر جائے گا) اسی طرح ہمیشہ ہوتا رہے گا۔" (ترمذی، ج:۲، ص:۸۱)

دوزخ میں دوزخیوں کی جسامت

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: کافر کی ڈاڑھ قیامت کے دن اُحد پہاڑ جیسی ہوگی، اور اس کی ران بیضا پہاڑ کے برابر ہوگی، اور اس کے بیٹھنے کی جگہ (اتنی وسیع ہوگی کہ) تین دن کی مسافت کے برابر ہوگی جتنی کہ مدینہ طیبہ سے ربذہ کی مسافت ہے۔"

(ترمذی، ج:۲، ص:۸۱)

"حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: کافر اپنی زبان کو گھسیٹتا ہوا چلے گا جو تین اور چھ کوس تک پھیلی ہوئی ہوگی، لوگ اس کو پاؤں تلے روندتے ہوں گے۔"

(ترمذی، ج:۲، ص:۸۱،۸۲)

یہ غالباً میدانِ حشر میں ہوگا کہ کفار دُنیا میں حق تعالیٰ شانہٗ کی آیات اور انبیائے کرام علیہم السلام کے بارے میں زبان درازی کرتے تھے، اس لئے ان کو یہ سزا ملی کہ کتے کی طرح ان کی زبان باہر نکل آئی اور زبان درازی کے بقدر تین تین اور چھ چھ کوس تک پھیل گئی۔

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: کافر کی کھال کی جسامت بیالیس گز ہوگی، اور اس کی ڈاڑھ اُحد پہاڑ کے برابر ہوگی، اور جہنم میں اس کے بیٹھنے کی جگہ اتنی ہوگی جتنا فاصلہ کہ مکہ و مدینہ کے درمیان ہے۔"

(ترمذی، ج:۲، ص:۸۲)

عذابِ قبر سے پناہ

عالم برزخ کا عذاب حق ہے۔ چنانچہ قرآن کریم کی متعدد آیات اور احادیث صحیحہ اس پر شاہد ہیں۔ صحیحین کی ایک حدیث میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے۔ وہ فرماتی ہیں کہ ان کے ہاں ایک یہودی عورت آئی، اس نے عذابِ قبر کا ذکر کیا اور کہا: "اعاذک اللّٰہ من عذاب القبر"... اللہ تعالیٰ تم کو قبر کے عذاب سے بچائے... میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو آپؐ نے فرمایا: "بے شک عذابِ قبر حق ہے۔" حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: اس کے بعد میں نے آپؐ کو کوئی نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا، جس میں آپؐ نے عذابِ قبر سے پناہ نہ مانگی ہو۔

سانحہ پشاور

امن مذاکرات سبوتاژ کرنے کی سازش!

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

اسلام امن وآشتی کا مذہب ہے، اسلام میں ظلم وبربریت اور دہشت گردی کی کوئی گنجائش نہیں، اسلام امن وسلامتی، رواداری اور انسانیت کی فوز وفلاح کا داعی ہے۔ اسلام تو عین حالت جنگ وجدل میں بھی اپنے مخالف اور دشمنوں کی عورتوں، بچوں اور بوڑھوں پر ہاتھ اٹھانے کا روادار نہیں۔ اسلامی مملکت اپنے غیر مسلم شہریوں کی جان ومال اور عزت وآبرو کی حفاظت کی ذمہ دار ہوتی ہے۔ اقلیتوں کو بھی تمام شہری حقوق حاصل ہوتے ہیں۔ بدقسمتی سے ہمارا وطن عزیز ایک عرصہ سے بدامنی اور دہشت گردی کی لپیٹ میں ہے۔ دہشت گردوں کا کوئی مذہب نہیں ہوتا، ان کے دست برد سے مساجد وامام بارگاہیں محفوظ ہیں نہ مدارس واسکول، چرچ ومندر محفوظ ہیں، نہ عام پبلک مقامات۔ مذہبی ودینی شخصیات ہوں یا سیاسی وقومی راہنما، فوج ورینجرز کے جوان ہوں یا پولیس اہلکار... عام شہری تو کسی شمار میں نہیں... سب ہی دہشت گردی کا شکار ہیں۔

تازہ سانحہ پشاور پاکستان کے تشخص کو تباہ کرنے کی گہری سازش معلوم ہوتی ہے، جس میں مسیحی برادری کے... اب تک کی اطلاعات کے مطابق... ۸۳ بے گناہوں کو جان سے ہاتھ دھونے پڑے اور ۱۴۵ زخمیوں کا علاج جاری ہے۔ سانحہ کی تفصیلی خبر ملاحظہ فرمائیں:

”پشاور، لاہور، کراچی (نمائندہ جنگ، ایجنسیاں، اسٹاف رپورٹر) پشاور میں چرچ کے اندر ۲ خودکش دھماکوں سے ۲ بچوں اور ۳۴ خواتین سمیت ۸۱ افراد جاں بحق اور ۱۴۷ سے زائد زخمی ہوگئے۔ کوہاٹی گیٹ پر واقع سینٹ جان چرچ میں دعائیہ تقریب کے بعد لوگ باہر نکل رہے تھے کہ چرچ کے احاطے میں دہشت گرد داخل ہوئے، پہلے حملہ آور نے فائرنگ کرکے خود کو اڑالیا جبکہ سنبھلنے سے قبل ہی دوسرا خودکش دھماکا ہوگیا، انسانی اعضاء دور تک بکھر گئے، کئی زخمیوں کی حالت تشویشناک بتائی جاتی ہے، خودکش حملہ کے بعد چرچ میں دھواں پھیل گیا اور بھگدڑ مچ گئی جبکہ لاشیں بکھر گئیں اور چرچ کا فرش خون سے سرخ ہوگیا، غم سے نڈھال لواحقین اپنے پیاروں کو ڈھونڈتے رہے، اسپتالوں میں لاشیں زیادہ ہوگئیں جبکہ تابوت کم پڑ گئے، ابتدائی رپورٹ کے مطابق دونوں خودکش حملہ آوروں نے ۱۶ کلوگرام بارود استعمال کیا اور ان کی عمریں ۲۰ سے ۲۲ سال کے درمیان ہوسکتی ہیں....

تفصیلات کے مطابق اتوار کو پشاور کے علاقے قصہ خوانی بازار کے کوہاٹی گیٹ میں واقع سینٹ جان چرچ میں ہونے والی خصوصی دعائیہ تقریب میں شرکت کے بعد خواتین اور بچوں کی بڑی تعداد باہر نکل رہی تھی کہ ایک خودکش حملہ آور نے اپنے آپ کو بارودی مواد سے اڑادیا جس کے چند منٹ بعد دوسرا دھماکا ہوگیا۔ عینی شاہدین کے مطابق دھماکے کے بعد افراتفری مچ گئی اور ہر طرف خون اور انسانی اعضاء

دکھائی دیئے۔ عینی شاہدین کے مطابق چرچ میں عیسائی برادری کی کثیر تعداد جو چار، پانچ سو کے درمیان بتائی جاتی ہے موجود تھی، دھماکوں سے قریبی عمارتوں اور گاڑیوں کو نقصان پہنچا۔ واقعہ کے بعد پولیس اور سیکورٹی اہلکاروں کی بھاری نفری نے دھماکے کی جگہ اور علاقے کو گھیرے میں لے لیا، تحقیقاتی ٹیموں نے خودکش حملہ آور کے جسمانی اعضا سمیت دیگر شواہد اکٹھے کر لئے ہیں، دوسری جانب دھماکے کے بعد شہر کے تمام اسپتالوں میں ایمرجنسی نافذ کردی گئی ہے، لیڈی ریڈنگ اسپتال کی انتظامیہ نے ۲۵ ہلاکتوں کی تصدیق کردی ہے ادھر بم ڈسپوزل یونٹ نے چرچ کے اندر دو خودکش دھماکوں کی تصدیق کرتے ہوئے کہا کہ دھماکوں میں ۸۔۸ کلوگرام بارودی مواد استعمال کیا گیا۔ دھماکوں میں بڑی مقدار میں بال بیرنگ بھی استعمال کئے گئے جس کی وجہ سے جانی نقصان زیادہ ہوا۔ واقعے کے بعد مشتعل افراد نے لیڈی ریڈنگ اسپتال میں توڑ پھوڑ کی۔ پشاور کے علاقہ کوہاٹی میں مسیحی برادری کی عبادت گاہ پر ہونے والے خودکش حملوں کے بعد لوگوں میں شدید غم وغصہ پایا گیا اور مشتعل افراد نے ٹائر جلا کر کوہاٹی روڈ ہر قسم کی ٹریفک کے لئے بند کردیا۔ اس موقع پر صوبائی حکومت کے خلاف شدید نعرے لگائے.....‘‘

(روزنامہ جنگ کراچی، ۲۳؍ستمبر ۲۰۱۳ء)

ملک بھر کی دینی ومذہبی اور سیاسی جماعتوں کے قائدین، سیاسی راہنماؤں، نامور شخصیات اور تمام محب وطن شہریوں نے سانحۂ پشاور کی بھرپور مذمت کی اور مسیحی برادری سے اظہار یکجہتی کیا اور ذمہ داروں کو قرار واقعی سزا دینے کا مطالبہ کیا۔ چنانچہ جمعیت علماء اسلام کے سربراہ اور رکن قومی اسمبلی مولانا فضل الرحمٰن نے خودکش دھماکوں کو قومی سانحہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ پشاور گرجا گھر پر حملہ سوچی سمجھی سازش، امن کوششوں کو اور طالبان سے مذاکرات کو سبوتاژ کرنے کی سازش ہے۔ انہوں نے کہا کہ سانحہ کی تحقیقات کے لئے سپریم کورٹ کا کمیشن قائم کیا جائے۔

اسی طرح صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان مولانا سلیم اللہ خان صاحب، مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب صدر دارالعلوم کراچی، مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ، مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ کا مشترکہ بیان ملاحظہ فرمائیں:

’’کراچی (پ ر) علمائے کرام نے پشاور میں گرجا پر حملے اور اس کے نتیجے میں ہلاکتوں اور سینکڑوں افراد کے زخمی ہونے پر رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے اس واقعے کی مذمت کی ہے اور کہا ہے کہ اس قسم کے اقدامات قرآن وسنت کے احکام کی صریح خلاف ورزی ہے۔ قرآن وسنت میں مسلمان ریاست کے تمام شہریوں کو خواہ وہ غیر مسلم ہوں، جان ومال اور آبرو کا تحفظ دیا گیا ہے۔ حدیث ہے کہ ’’جو شخص اس کی خلاف ورزی کرے، وہ جنت کی خوشبو تک نہیں سونگھے گا۔‘‘ ان خیالات کا اظہار مولانا سلیم اللہ خان صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان، مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صدر جامعہ دارالعلوم کراچی، مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مہتمم جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی اور مولانا مفتی محمد تقی عثمانی نائب صدر جامعہ دارالعلوم کراچی نے ایک بیان میں کیا ہے۔ ان علماء کرام کا کہنا ہے کہ عین اعلان شدہ جہاد کی حالت میں غیر مسلم کی عبادت گاہوں اور عبادت کرنے والوں کو نشانہ بنانے سے منع کیا گیا ہے۔ واضح احکام کے باوجود اس طرح کے حملے کرنا اسلام اور مسلمانوں کو بدنام کرنے کے مترادف ہے جو یقیناً اسلام دشمن اور ملک دشمن طاقتوں کی سازش کے تحت ہو رہا ہے، حکومت کا یہ فرض ہے کہ وہ ہمارے بے گناہ شہریوں کو بھی ڈرون حملوں سے نجات دلانے کے لئے محض زبانی مذمت کی بجائے ایسے عملی اقدامات کرے کہ ڈرون حملے کرنے والوں کو آئندہ اس دہشت گردی کی جرأت نہ ہو۔‘‘

(روزنامہ جنگ کراچی، ۲۳؍ستمبر ۲۰۱۳ء)

دہشت گردی خواہ بم دھماکوں، خودکش حملوں کی صورت میں ہو یا ڈرون حملوں کی صورت میں بہر حال قابل مذمت ہے، جس میں بے گناہوں کے خون سے ہولی کھیلی جاتی ہے... ہر دردمند دل اس ہولناک واقعہ کی بھرپور مذمت کرتا ہے اور دہشت گردوں کو نشانِ عبرت بنانے کا مطالبہ کرتا ہے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

حج اور قربانی

حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ

ذوالحجہ کے یہ دس دن جو یکم ذوالحجہ سے ۱۰ ذوالحجہ تک ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان کو ایک عجیب خصوصیت اور فضیلت بخشی ہے بلکہ اگر غور سے دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ فضیلت کا یہ سلسلہ رمضان المبارک سے شروع ہو رہا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے عبادتوں کے درمیان عجیب وغریب ترتیب رکھی ہے کہ سب سے پہلے رمضان لائے اور اس میں روزے فرض فرمادیئے اور پھر رمضان المبارک ختم ہونے پر فوراً حج کے مہینے شروع ہوجاتے ہیں۔ روزے کی عظیم الشان عبادت سے فراغت ہوئی تو فوراً اگلے دن سے حج کی عبادت کی تمہید شروع ہوگئی، اس لئے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، حج کے تین مہینے ہیں، شوال، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ، اگرچہ حج کے مخصوص ارکان تو ذوالحجہ ہی میں ادا ہوتے ہیں، لیکن حج کے لئے احرام باندھنا شوال سے جائز اور مستحب ہوجاتا ہے۔ لہٰذا اگر کوئی شخص حج کو جانا چاہے تو اس کے لئے شوال کی پہلی تاریخ سے حج کا احرام باندھ کر نکلنا جائز ہے۔ اس تاریخ سے پہلے حج کا احرام باندھنا جائز نہیں۔ پہلے زمانے میں حج پر جانے کے لئے کافی وقت لگتا تھا اور بعض اوقات دو دو تین تین مہینے وہاں پہنچنے میں لگ جاتے تھے۔ اس لئے شوال کا مہینہ آتے ہی لوگ سفر کی تیاری شروع کردیتے تھے، گویا کہ روزے کی عبادت ختم ہوتے ہی حج کی عبادت شروع ہوگئی اور پھر یہ حج کی عبادت اس پہلے عشرہ میں انجام پاجاتی ہے، اس لئے کہ حج کا سب سے بڑا رکن جو "وقوف عرفہ" ہے۔ ۹ ذوالحجہ کو انجام پاجاتا ہے۔

قربانی شکر کا نذرانہ ہے:

اور پھر جب اللہ تعالیٰ نے رمضان کے روزے پورے کرنے کی اور حج کے ارکان پورے کرنے کی توفیق عطا فرمادی اور یہ دو عظیم الشان عبادتیں تکمیل کو پہنچ گئیں، اس وقت اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ ضروری قرار دیا کہ مسلمان ان عبادتوں کی ادائیگی پر اللہ تعالیٰ کے حضور شکر کا نذرانہ پیش کریں جس کا نام "قربانی" ہے، لہٰذا ۱۰، ۱۱ اور ۱۲ تاریخ کو اللہ تعالیٰ کے حضور شکر کا نذرانہ پیش کیا جاتا ہے۔ یہ عجیب بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عیدالفطر کو اس وقت رکھا جب روزے کی عبادت کی تکمیل ہو رہی تھی اور عیدالاضحیٰ کو اللہ تعالیٰ نے اس وقت رکھا جب حج کی عظیم الشان عبادت کی تکمیل ہو رہی ہے، لیکن عیدالفطر میں خوشی کا آغاز صدقۃ الفطر سے کرو اور عیدالاضحیٰ کے موقع پر خوشی کا آغاز اللہ تعالیٰ کے حضور قربانی پیش کرکے کرو۔

دس راتوں کی قسم:

عشرہ جو یکم ذوالحجہ سے شروع ہوا اور اس دس ذوالحجہ پر جس کی انتہا ہوگی۔ یہ سال کے بارہ مہینوں میں بڑی ممتاز حیثیت رکھتا ہے اور پارہ عم میں سورۂ فجر کی ابتدائی آیات میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے دس راتوں کی قسم کھائی ہے، اللہ تعالیٰ کو کسی بات کا یقین دلانے کے لئے قسم کھانے کی ضرورت نہیں لیکن کسی چیز پر اللہ تعالیٰ کا قسم کھانا اس چیز کی عزت اور حرمت پر دلالت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے اس سورۂ فجر میں جن دس راتوں کی قسم کھائی ہے، اس کے بارے میں مفسرین کی ایک بڑی جماعت نے یہ کہا ہے کہ اس سے مراد ذوالحجہ کی ابتدائی دس راتیں ہیں۔ اس سے ان دس راتوں کی عزت، عظمت اور حرمت کی نشان دہی ہوتی ہے۔

دس ایام کی فضیلت:

اور خود نبی کریم سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ارشاد میں واضح طور پر ان دس ایام کی اہمیت اور فضیلت بیان فرمائی ہے، یہاں تک فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو عبادت کے اعمال کسی دوسرے دن میں اتنے محبوب نہیں جتنے ان دس دنوں میں محبوب ہیں، خواہ وہ عبادت نفلی نماز ہو، ذکر یا تسبیح ہو یا صدقہ خیرات ہو اور یہ بھی فرمایا کہ اگر ان ایام میں کوئی شخص ایک دن روزہ رکھے تو ایک روزہ ایک سال کے روزوں کے برابر ہے۔ یعنی ایک روزے کا ثواب بڑھا کر ایک سال کے روزوں کے ثواب کے برابر کردیا جاتا ہے اور فرمایا: ان دس راتوں میں ایک رات لیلۃ القدر کی عبادت کے برابر ہے، یعنی اگر ان راتوں میں سے کسی بھی ایک رات میں عبادت کی توفیق ہوگئی تو گویا کہ اس کو لیلۃ القدر میں عبادت کی توفیق ہوگئی۔

ان ایام کی دو خاص عبادتیں:

ان دنوں کی اس سے بڑی اور کیا فضیلت ہوگی کہ وہ عبادتیں جو سال بھر کے دوسرے دنوں میں انجام نہیں دی جاسکتیں۔ ان کی انجام دہی کے لئے

اللہ تعالیٰ نے اس زمانے کو منتخب فرمایا ہے، مثلاً حج ایک ایسی عبادت ہے جو ان دنوں کے علاوہ دوسرے دنوں میں انجام نہیں دی جاسکتی اور دوسری عبادتوں کا یہ حال ہے کہ فرائض کے علاوہ جب چاہے نفلی عبادت کرسکتا ہے۔ مثلاً نماز پانچ وقت کی فرض ہے، لیکن ان کے علاوہ جب چاہے نفلی نماز پڑھنے کی اجازت ہے، رمضان المبارک میں روزہ فرض ہے لیکن نفلی روزہ جب چاہے رکھیں، زکوٰۃ سال میں ایک مرتبہ فرض ہے، لیکن نفلی صدقہ جب چاہے ادا کردے، لیکن دو عبادتیں ایسی ہیں کہ ان کے لئے اللہ تعالیٰ نے وقت مقرر فرما دیا ہے، ان اوقات کے علاوہ دوسرے اوقات میں اگر ان عبادتوں کو کیا جائے تو وہ عبادت نہیں شمار ہوگی۔ ان میں سے ایک عبادت حج ہے، حج کے ارکان مثلاً عرفات میں جاکر ٹھہرنا، مزدلفہ میں رات گزارنا، جمرات کی رمی کرنا وغیرہ یہ ارکان اعمال ایسے ہیں کہ اگر انہی دنوں میں ان کو انجام دیا جائے تو عبادت ہے اور دنوں میں اگر کوئی شخص عرفات میں دس دن ٹھہرے تو یہ کوئی عبادت نہیں، دوسرے دنوں میں کوئی شخص مزدلفہ میں جاکر دس راتیں گزارلے تو یہ کوئی عبادت نہیں، جمرات سال بھر کے بارہ مہینے منیٰ میں کھڑے ہیں، لیکن عام دنوں میں کوئی شخص جاکر ان کو کنکریاں ماردے تو یہ کوئی عبادت نہیں تو حج جیسی اہم عبادت کے لئے اللہ تعالیٰ نے ان ہی دنوں کو مقرر فرمادیا کہ اگر بیت اللہ کا حج ان دنوں میں انجام دوگے تو عبادت ہوگی اور اس پر ثواب ملے گا۔

دوسری عبادت قربانی ہے، قربانی کے لئے اللہ تعالیٰ نے ذوالحجہ کے تین دن یعنی دس، گیارہ اور بارہ تاریخ مقرر فرمادیے ہیں، اگر ان دنوں کے علاوہ اگر کوئی شخص قربانی کی عبادت کرنا چاہے تو نہیں کرسکتا، البتہ اگر کوئی شخص صدقہ کرنا چاہے تو بکرا ذبح کرکے اس کا گوشت صدقہ کرسکتا ہے، لیکن یہ قربانی کی عبادت ان تین دنوں کے سوا کسی اور دن میں انجام نہیں پاسکتی، تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس زمانے کو یہ امتیاز بخشا ہے، اسی وجہ سے علماء کرام نے ان احادیث کی روشنی میں یہ لکھا ہے کہ رمضان المبارک کے بعد سب سے زیادہ فضیلت والے دن عشرہ ذوالحجہ کے دن ہیں، ان میں عبادتوں کا ثواب بڑھ جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ ان دنوں میں اپنی خصوصی رحمتیں نازل فرماتے ہیں، لیکن کچھ چیزیں خاص طور پر شارع کی طرف سے ان دنوں میں مقرر کردی گئی ہیں۔

بال اور ناخن کاٹنے کا حکم:

ذوالحجہ کا چاند دیکھتے ہی جو حکم سب سے پہلے ہماری طرف متوجہ ہوجاتا ہے وہ ایک عجیب وغریب حکم ہے۔ وہ یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب تم میں سے کسی کو قربانی کرنی ہو تو جس وقت وہ ذوالحجہ کا چاند دیکھے اس کے بعد اس کے لئے بال کاٹنا اور ناخن کاٹنا درست نہیں، چونکہ یہ حکم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے اس واسطے اس عمل کو مستحب قرار دیا گیا ہے کہ آدمی اپنے ناخن اور بال اس وقت تک نہ کاٹے جب تک قربانی نہ کرلے۔

ان کے ساتھ تھوڑی سی شباہت اختیار کرلو:

بظاہر یہ حکم عجیب وغریب معلوم ہوتا ہے کہ چاند دیکھ کر بال اور ناخن کاٹنے سے منع کردیا گیا ہے، لیکن بات دراصل یہ ہے کہ ان دنوں میں اللہ تعالیٰ نے حج کی عظیم الشان عبادت مقرر فرمائی اور مسلمانوں کی ایک بہت بڑی تعداد الحمدللہ! اس وقت اس عبادت سے بہرہ ور ہورہی ہے، اس وقت وہاں یہ حال ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بیت اللہ کے اندر ایک ایسا مقناطیس لگا ہوا ہے جو چاروں طرف سے فرزندان توحید کو اپنی طرف کھینچ رہا ہے، ہر لمحے ہزاروں افراد اطراف عالم سے وہاں پہنچ رہے ہیں اور بیت اللہ کے اردگرد جمع ہورہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو حج بیت اللہ کی ادائیگی کی یہ سعادت بخشی ہے، ان حضرات کے لئے یہ حکم ہے کہ جب وہ بیت اللہ شریف کی طرف جائیں تو وہ بیت اللہ کی وردی یعنی احرام پہن کر جائیں اور پھر احرام میں شریعت نے بہت سی پابندیاں عائد کردیں، مثلاً یہ کہ سلا ہوا کپڑا نہیں پہن سکتے، خوشبو نہیں لگاسکتے، منہ نہیں ڈھانپ سکتے وغیرہ، ان میں سے ایک پابندی یہ ہے کہ بال اور ناخن نہیں کاٹ سکتے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم پر اور ان لوگوں پر جو بیت اللہ کے پاس حاضر نہیں ہیں اور حج بیت اللہ کی عبادت میں شریک نہیں ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے کرم کو متوجہ فرمانے اور ان کی رحمت کا مورد بنانے کے لئے یہ فرمادیا کہ ان حجاج بیت اللہ کے ساتھ تھوڑی سی مشابہت اختیار کرلو تھوڑی سی ان کی شباہت اپنے اندر پیدا کرلو اور جس طرح وہ بال نہیں کاٹ رہے ہیں، تم بھی مت کاٹو، جس طرح وہ ناخن نہیں کاٹ رہے ہیں، تم بھی مت کاٹو، یہ ان اللہ کے بندوں کے ساتھ مشابہت پیدا کردی جو اس وقت حج بیت اللہ کی عظیم سعادت سے بہرہ ور ہورہے ہیں۔

اللہ کی رحمت بہانے ڈھونڈتی ہے:

حضرت ڈاکٹر عبدالحئی عارفیؒ فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمتیں بہانے ڈھونڈتی ہیں، جب ہمیں یہ حکم دیا کہ ان کی مشابہت اختیار کرلو تو اس کے معنی یہ ہیں کہ ان پر جو رحمتیں نازل فرمانا منظور ہے۔ اس کا کچھ حصہ تمہیں بھی عطا فرمانا چاہتے ہیں تاکہ جس وقت عرفات کے میدان میں ان اللہ کے بندوں پر رحمت کی بارش برسیں، اس کی بدلی کا کوئی ٹکڑا ہم پر بھی رحمت برسادے تو یہ شباہت پیدا کرنا بھی بڑی نعمت ہے، اسی پر خواجہ مجذوب الحسنؒ کا یہ شعر ہے:

تیرے محبوب کی یارب شباہت لے کر آیا ہوں
حقیقت اس کو تو کردے میں صورت لے کر آیا ہوں

تھوڑے سے دھیان اور توجہ کی ضرورت ہے:

ڈاکٹر عبدالحیٰ عارفیؒ فرماتے تھے کہ کیا اللہ تبارک وتعالیٰ اس بنا پر محروم فرمادیں گے کہ ایک شخص کے پاس جانے کے لئے پیسے نہیں ہیں؟ کیا اس واسطے اس کو عرفات کی رحمتوں سے محروم فرمادیں گے کہ اس کو حالات نے جانے کی اجازت نہیں دی اور اس واسطے وہ نہیں جاسکا، ایسا نہیں ہے بلکہ اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں اور آپ کو بھی اس رحمت میں شامل فرمانا چاہتے ہیں، البتہ تھوڑی سی توجہ اور دھیان کی بات ہے، بس تھوڑی سی توجہ کرلو کہ میں تھوڑی سی شباہت پیدا کررہا ہوں اور اپنی صورت تھوڑی سی ان جیسی بنارہا ہوں، تو پھر اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے فضل سے ہمیں بھی اس رحمت میں شامل فرمادیں گے۔

یوم عرفہ کا روزہ:

دوسری چیز یہ ہے کہ یہ ایام اتنی فضیلت والے ہیں کہ ان ایام میں ایک روزہ ثواب کے اعتبار سے ایک سال کے روزوں کے برابر ہے اور ایک رات کی عبادت شب قدر کی عبادت کے برابر ہے، اس سے اس بات کی طرف اشارہ کردیا کہ ایک مسلمان جتنی بھی ان دنوں میں نیک اعمال اور عبادات کرسکتا ہے وہ ضرور کرے اور نو ذوالحجہ کا دن عرفہ کا دن ہے، جس میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے حجاج کے لئے حج کا عظیم الشان رکن یعنی وقوف عرفہ تجویز فرمایا اور ہمارے لئے خاص اس نویں تاریخ کو نفلی روزہ مقرر فرمایا اور اس روزے کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عرفہ کے دن جو شخص روزہ رکھے تو مجھے اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات سے یہ امید ہے کہ اس کے ایک سال پہلے اور ایک سال بعد کے گناہوں کا کفارہ ہوجائے گا۔

صرف گناہ صغیرہ معاف ہوتے ہیں:

یہاں یہ بات بھی عرض کردوں کہ بعض لوگ جو دین کا کما حقہ علم نہیں رکھتے تو اس قسم کی جو احادیث آتی ہیں کہ ایک سال پہلے کے گناہ معاف ہوئے اور ایک سال آئندہ کے گناہ معاف ہوگئے تو بعض لوگوں کے دلوں میں یہ خیال آتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے ایک سال پہلے کے گناہ تو معاف کر ہی دیئے اور ایک سال آئندہ کے بھی گناہ معاف فرمادیئے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ سال بھر کے لئے چھٹی ہوگئی جو چاہیں کریں، سب گناہ معاف ہیں تو خوب سمجھ لیجئے جن جن اعمال کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ یہ گناہوں کو معاف کرنے والے اعمال ہیں، مثلاً وضو کرنے میں ہر عضو کو دھوتے وقت اس عضو کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔ نماز پڑھنے کے لئے جب انسان مسجد کی طرف چلتا ہے تو ہر ایک قدم پر ایک گناہ معاف ہوتا ہے اور ایک درجہ بلند ہوتا ہے۔ رمضان کے روزوں کے بارے میں فرمایا کہ جس شخص نے رمضان کے روزے رکھے اس کے تمام پچھلے گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔ یاد رکھئے اس قسم کی تمام احادیث میں گناہوں سے مراد گناہ صغیرہ ہوتے ہیں اور جہاں تک کبیرہ گناہوں کا تعلق ہے۔ اس کے بارے میں قانون یہ ہے کہ بغیر توبہ کے معاف نہیں ہوتے۔ ویسے اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے کسی کے کبیرہ گناہ بغیر توبہ کے بخش دیں۔ وہ الگ بات ہے لیکن قانون یہ ہے کہ جب تک توبہ نہیں کرلے گا معاف نہیں ہوں گے اور پھر توبہ سے بھی وہ گناہ کبیرہ معاف ہوتے ہیں جن کا تعلق حقوق اللہ سے ہو اور اگر اس گناہ کا تعلق حقوق العباد سے ہے مثلاً کسی کا حق دبالیا ہے کسی کا حق مارلیا ہے کسی کی حق تلفی کرلی ہے اس کے بارے میں قانون یہ ہے کہ جب تک صاحب حق کو اس کا حق ادا نہ کردے یا اس سے معاف نہ کرالے اس وقت معاف نہیں ہوں گے۔ لہٰذا تمام فضیلت والی احادیث جن میں گناہوں کی معافی کا ذکر ہے وہ صغیرہ گناہوں کی معافی سے متعلق ہے۔

تکبیر تشریق:

ان ایام میں تیسرا عمل تکبیر تشریق ہے جو عرفہ کے دن کی نماز فجر سے شروع ہوکر ۱۳ تاریخ کی عصر تک جاری رہتی ہے اور یہ تکبیر ہر فرض نماز کے بعد ایک مرتبہ پڑھنا واجب قرار دیا گیا ہے۔ وہ تکبیر یہ ہے:

”اللّٰہ اکبر، اللّٰہ اکبر، لا الٰہ الا اللّٰہ، واللّٰہ اکبر، اللّٰہ اکبر وللّٰہ الحمد“ آہستہ آواز سے پڑھنا خلاف سنت ہے۔

گنگا الٹی بہنے لگی ہے:

ہماری یہاں ہر چیز میں ایسی الٹی گنگا بہنے لگی ہے کہ جن چیزوں کے بارے میں شریعت نے کہا ہے کہ آہستہ آواز سے کہو ان چیزوں میں تو لوگ شور مچا کر بلند آواز سے پڑھتے ہیں۔ مثلاً دعا کرنا ہے قرآن کریم میں دعا کے بارے میں فرمایا:

”آہستہ اور تضرع کے ساتھ اپنے رب کو پکارو آہستہ دعا کرو۔“ (الاعراف:۵۵)

چنانچہ عام اوقات میں بلند آواز سے دعا کرنے کے بجائے آہستہ آواز سے دعا کرنا افضل ہے، البتہ جہاں زور سے دعا مانگنا سنت سے ثابت ہو۔ وہاں اسی طرح مانگنا افضل ہے۔ اس کو بھی آہستہ آواز سے پڑھنا زیادہ افضل ہے۔ دعا میں تو لوگوں نے اپنی طرف سے شور مچانے کا طریقہ اختیار کرلیا اور جن چیزوں کے بارے میں شریعت نے کہا تھا کہ بلند آواز سے کہو مثلاً یہ تکبیر تشریق، جو ہر نماز کے بعد بلند آواز سے کہنی چاہئے لیکن اس کے پڑھنے کے وقت آواز ہی نہیں نکلتی اور آہستہ سے پڑھنا شروع کردیتے ہیں۔

شوکت اسلام کا مظاہرہ:

مفتی محمد شفیعؒ فرمایا کرتے تھے کہ یہ تکبیر تشریق رکھی ہی اس لئے گئی ہے کہ اس سے شوکت اسلام کا مظاہرہ ہو اور اس کا تقاضا یہ ہے کہ سلام پھرنے کے بعد مسجد اس تکبیر سے گونج اٹھے، لہٰذا اس کو بلند آواز

سے کہنا ضروری ہے۔

تکبیر تشریق خواتین پر بھی واجب ہے:

یہ تکبیر تشریق خواتین کے لئے بھی مشروع ہے اور اس میں عام طور پر بڑی کوتاہی ہوتی ہے اور خواتین کو یہ تکبیر پڑھنا یاد ہی نہیں رہتا۔ مرد حضرات تو چونکہ مسجد میں جماعت سے نماز ادا کرتے ہیں اور جب سلام کے بعد تکبیر تشریق کہی جاتی ہے تو یاد آجاتا ہے اور وہ کہہ لیتے ہیں لیکن خواتین میں اس کا رواج بہت کم ہے اور عام طور پر خواتین اس کو نہیں پڑھتیں، اگرچہ خواتین پر واجب ہونے کے بارے میں علماء کے دو قول ہیں: بعض علماء کہتے ہیں کہ واجب ہے اور بعض علماء کہتے ہیں کہ خواتین پر واجب نہیں بلکہ مستحب ہے، صرف مردوں پر واجب ہے، لیکن زیادہ صحیح قول یہ ہے کہ خواتین پر بھی یہ تکبیر واجب ہے ان کو بھی پانچ روز تک یوم عرفہ کی فجر سے ۱۳ تاریخ کی عصر تک ہر نماز کے بعد یہ تکبیر کہنی چاہئے۔ البتہ مردوں پر تو بلند آواز سے کہنا واجب ہے اور خواتین کے لئے آہستہ آواز سے کہنا واجب ہے، لہٰذا خواتین کو بھی اس کی فکر کرنی چاہئے اور خواتین کو یہ مسئلہ بتانا چاہئے اور چونکہ خواتین کو اس کا پڑھنا یاد نہیں رہتا۔ اس لئے میں کہا کرتا ہوں کہ خواتین گھر میں جس جگہ نماز پڑھتی ہیں وہاں یہ دعا لکھ کر لگالیں، تاکہ ان کو یہ تکبیر یاد آجائے اور سلام کے بعد کہہ لیں۔ صحیح قول کے مطابق عورتوں پر بھی ایک مرتبہ اس تسبیح کا پڑھنا واجب ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ج:۲، ص:۱۹۰، شامی ج:۲، ص:۱۷۹)

قربانی دوسرے ایام میں نہیں ہوسکتی:

چوتھا اور سب سے افضل عمل جو اللہ تعالیٰ نے ایام ذوالحجہ میں مقرر فرمایا ہے، وہ قربانی کا عمل ہے اور جیسا کہ میں نے عرض کیا کہ یہ عمل سال کے دوسرے ایام میں انجام نہیں دیا جاسکتا۔ صرف ذوالحجہ کی ۱۰، ۱۱ اور ۱۲ تاریخ کو انجام دیا جاسکتا ہے، ان کے علاوہ دوسرے اوقات میں آدمی چاہے کتنے جانور ذبح کرلے لیکن قربانی نہیں ہوسکتی۔

دین کی حقیقت... حکم کی اتباع:

حج اور قربانی جو ان دنوں کے بڑے اعمال ہیں۔ ان کے ذریعہ اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں دین کی حقیقت سمجھانا چاہتے ہیں دین کی حقیقت یہ ہے کہ کسی بھی عمل کا اپنی ذات میں کچھ نہیں رکھا، نہ کسی جگہ میں، نہ کسی عمل میں، نہ کسی وقت میں، ان چیزوں میں جو فضیلت آتی ہے وہ ہمارے کہنے کی وجہ سے آتی ہے اگر وہ کہہ دیں کہ فلاں کام کرو تو وہ اجر وثواب کا کام بن جائے گا اور اگر وہ اس کام سے روک دیں تو پھر اس میں کوئی اجر وثواب نہیں۔ "میدان عرفہ" کو لیجئے۔ ۹ ذوالحجہ کے علاوہ سال کے ۳۵۹ دن وہاں گزار دیں، ذرہ برابر بھی ثواب نہیں ملے گا، حالانکہ وہی میدان عرفات ہے، وہی جبل رحمت ہے۔

اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ نے عام دنوں میں وقوف کرنے کے لئے نہیں کہا، جب اللہ تعالیٰ نے کہا کہ ۹ ذوالحجہ کو آؤ، تو اب ذوالحجہ کو آنا تو عبادت ہوگی اور ہماری طرف سے اجر وثواب کے مستحق ہوگے، اصل بات یہ ہے کہ میدان عرفات میں نہ کچھ رکھا ہے اور نہ اس وقت میں کچھ رکھا ہے اور نہ اس عمل میں کچھ رکھا ہے، لیکن جب اللہ تعالیٰ کہہ دیں تو پھر عمل میں بھی فضیلت پیدا ہوجاتی ہے اور جگہ میں بھی اور وقت میں فضیلت پیدا ہوجاتی ہے۔

اب مسجد حرام سے کوچ کر جائیں:

آپ سب کو معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مسجد حرام میں نماز پڑھنے کی اتنی فضیلت رکھی ہے کہ ایک نماز ایک لاکھ نمازوں کا اجر رکھتی ہے اور حج کے لئے جانے والے حضرات ہر نماز پر ایک لاکھ نمازوں کا ثواب حاصل کرتے ہیں، لیکن جب ۸ ذوالحجہ کی تاریخ آتی ہے تو اب اللہ تعالیٰ کے حکم میں مسجد حرام کو چھوڑ دو اور ایک لاکھ نمازوں کا ثواب جو اب تک مل رہا تھا اس کو ترک کرو اور اب منیٰ میں جاکر پڑاؤ ڈالو، چنانچہ ۸ ذوالحجہ کی ظہر سے لے کر ۹ ذوالحجہ کی فجر تک کا وقت منیٰ میں گزارنے کا حکم دے دیا گیا۔ ذرا یہ دیکھئے کہ اس وقت میں حاجی کا منیٰ کے اندر کوئی کام ہے؟ کچھ نہیں، نہ اس میں جمرات کی رمی ہے اور نہ اس میں وقوف ہے اور نہ کوئی اور عمل ہے، بس صرف یہ حکم ہے کہ پانچ نمازیں یہاں پڑھو اور ایک لاکھ نمازوں کا ثواب چھوڑ کر جنگل میں نماز پڑھو۔ اس حکم کے ذریعہ اس بات کی طرف اشارہ فرمایا کہ مسجد حرام میں بھی اپنی ذات میں کچھ نہیں رکھا، مسجد حرام میں نماز پڑھنے کا جو ثواب ہے وہ ہمارے کہنے کی وجہ سے ہے۔ اب ہم نے یہ کہہ دیا کہ جنگل میں جاکر نماز پڑھو، تو جنگل میں نماز پڑھنے کا جو ثواب ہے وہ مسجد حرام میں بھی نماز پڑھنے سے حاصل نہیں ہوگا، اب اگر کوئی شخص یہ سوچے کہ منیٰ میں اس روز کوئی عمل تو کرنا نہیں ہے، چلو مکہ میں رہ کر یہ پانچ نمازیں مسجد حرام میں پڑھ لوں تو اس نماز سے ایک لاکھ نمازوں کا ثواب تو کجا، ایک نماز کا ثواب بھی نہیں ملے گا، اس لئے کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف کیا اور حج کے مناسک میں کمی کردی۔

کسی عمل اور کسی مقام میں کچھ نہیں رکھا:

حج کی عبادت میں بھی جگہ جگہ قدم قدم پر یہ بات نظر آتی ہے ان بتوں کو توڑا گیا ہے، جو انسان بعض اوقات اپنے سینوں میں بسالیتا ہے۔ وہ یہ کہ اپنی ذات میں کسی عمل میں کچھ نہیں رکھا۔ کسی مقام میں کچھ نہیں رکھا جو کچھ بھی ہے وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی اتباع میں ہے جب ہم کسی چیز کا حکم دیں، اس میں برکت اور اجر وثواب ہے اور جب ہم کہیں کہ یہ کام نہ کرو کہ اس وقت نہ کرنے میں اجر وثواب ہے۔

(جاری ہے)

مسلمانوں کے عروج وزوال کا سبب!

مولانا شمس الحق ندوی

اس وقت عالم اسلام میں مختلف دینی ودعوتی تحریکیں، ادارے اور جماعتیں اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لئے سرگرم عمل ہیں، اسلامی علوم وفنون اور دعوتی موضوع پر رسائل و اخبارات اور کتابوں کا ایک سیلاب امڈ رہا ہے، مختلف منصوبوں کے تحت کثرت سے کانفرنسیں اور سیمینار بھی ہورہے ہیں مگر اس کے جو نتائج سامنے آنے چاہئیں اور ان سے امت مسلمہ کے اندر جو حرکت ونشاط پیدا ہونا چاہئے وہ نہیں پیدا ہورہی ہے، اس کی وجہ کیا ہے؟

ظاہری اسباب ووسائل کی کمی نہیں ہے، نہ مال ودولت کی کمی ہے، اس لئے کہ عالم اسلام کے بعض ممالک خوشحالی کی اس منزل میں ہیں، جہاں بڑی صنعتی ترقی کے بعد پہنچا جاتا ہے، اس امت کے افراد کمزور وناتواں بھی نہیں ہیں، ان میں قوت مقاومت اور سپاہیانہ صفات بھی موجود ہیں، قربانی کا جذبہ بھی ہے جس کا مظاہرہ ہوتا رہتا ہے، عددی ونفری حیثیت سے بھی وہ کم نہیں ہیں، علم وثقافت کے میدان میں بھی بعض ملکوں میں بڑی ہی ترقی ہوئی ہے۔

ہم غور کریں اور جائزہ لیں تو ان میں سے کسی چیز کی کمی نہ نظر آئے گی، پھر کیا کمی ہے جس کی وجہ سے یہ سارے وسائل خاطر خواہ فائدہ نہیں پہنچارہے ہیں؟

جہاں تک دشمن کی سازشوں اور معاندانہ کارروائیوں، اسلام اور مسلمانوں کے خلاف محاذ آرائی کا تعلق ہے تو وہ بھی کوئی نئی چیز نہیں ہے، اسلام اور مسلمانوں کو ہر دور میں اس طرح کی مشکلات بلکہ اس سے سخت محاذ آرائی کا سامنا کرنا پڑا ہے اور اس سے زیادہ مشکلات وشدائد اور آزمائشوں سے گزرنا پڑا ہے، اسلام کے راستہ میں اور اس کی وجہ سے مسلمانوں کے راستہ میں ہمیشہ کانٹے بچھائے گئے ہیں اور خون کے دریا سے گزرنا پڑا ہے، لیکن وسائل اور طاقت وعددی کمی کے باوجود کس طرح گزشتہ عہد کے مسلمان حالات پر غالب آئے اور اس عہد کے مسلمان مجبور ومقہور ہیں؟

اگر ہم حالات کا بے لاگ جائزہ لیں تو معلوم ہوگا کہ کمی اس یقین وایمان میں آگئی ہے جو ان تمام مذکورہ چیزوں کو مفید وکارآمد بنانے کی طاقت بخشتا ہے، ایمان ویقین اور توکل واعتماد علی اللہ ہی وہ جوہر اصلی ہے جس نے امت مسلمہ کو عروج بخشا تھا اور جب وہ بہت تھوڑے تھے، انگلیوں پر گنے جاتے تھے اور ان پر خطرات کے بادل چھائے ہوئے تھے، اتنے کہ اس کی صحیح وسچی تصویر کشی قرآن کریم نے ان الفاظ میں کی ہے: "کنتم تخافون ان یتخطفکم الناس."

مگر وہ ایمان کے پکے اور اخلاق وکردار کے بلند مقام پر تھے، وہ فرشتہ صفت جہاں کہیں جاتے اپنی انہیں صفات سے جانے پہچانے جاتے، یہ بلند اخلاق اور اعلیٰ کردار ہی ان کا مقدمۃ الجیش ہوتے تھے، جس سے وہ دلوں کو جیت لیتے تھے، شمشیر وسناں اور تیروکمان کو استعمال کرنے سے قبل ان کی نگاہ مومنانہ ان کے دلوں کے پار ہوجاتی تھی، مسلمانوں کی اس طاقت کو اس عہد کے لوگوں اور ان کے دشمنوں نے سمجھ لیا تھا۔

مورخ ابن کثیر رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ جب ہرقل کو شام پر مسلمانوں کی لشکر کشی کا علم ہوا تو اس نے اہل شام سے کہا:

"یہ لوگ ایک نئے دین کے پیرو ہیں، کوئی ان کا مقابلہ نہیں کرسکتا، تم میری بات مانو اور ان سے شام کے نصف خراج پر صلح کرلو تو روم کے پہاڑ تمہارے قبضہ میں رہیں گے، اگر تم نہ مانوگے تو وہ تم سے شام بھی لیں گے اور روم کے پہاڑ پر بھی دباؤ ڈالیں گے۔"

واقعہ نہاوند میں عراق پر فوج کشی کے وقت جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں سے مشورہ کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"امیر المومنین! اس دین کی نصرت وعدم نصرت تعداد کی کمی یا زیادتی کی بنیاد پر نہیں ہے، یہ اللہ تعالیٰ کا وہ دین ہے جس کو اس نے غالب فرمایا ہے، یہ اس کا لشکر ہے، جس کو اس نے غالب فرمایا اور فرشتوں کے ذریعہ اس کی مدد فرمائی ہے حتی کہ وہ اس شان کو پہنچا، ہم سے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے، وہ اپنے وعدہ کو پورا فرمائے گا اور اپنے لشکر کی ضرور بالضرور مدد کرے گا۔"

اسی اعتماد ویقین کی بنیاد پر وہ اپنے کو خطرہ میں ڈالتے تھے، حیرت انگیز کارنامے انجام دیتے تھے اور ان سے خرق عادت واقعات پیش آتے تھے، اس

بھروسہ ہی کی طاقت پر انہوں نے دجلہ میں اپنے گھوڑے ڈال دیئے تھے اور اطمینان کے ساتھ باتیں کرتے ہوئے اس طرح پار ہوگئے تھے کہ جیسے خشکی پر چل رہے ہوں، اس عقیدہ و اعتماد نے ان کے اندر اطمینان اور دل میں سکینہ کی کیفیت پیدا کردی تھی اور وہ خارق عادت شجاعت و بہادری کے مالک بن گئے تھے اور تعداد و تیاری کو چنداں اہمیت نہیں دیتے تھے، ان پر یہ عقدہ کھل گیا تھا کہ وہ دین کی طاقت سے لڑتے ہیں، غلبہ و کامیابی اسلام کی برکت سے حاصل ہوتی ہے، لہٰذا وہ اس کی پوری حفاظت کرتے تھے اور مکمل دین کی تیاری کرتے تھے۔

احمد بن مروان مالکی کا بیان ہے:

"جنگ شروع ہوجانے کے بعد صحابہ کرامؓ کے سامنے دشمن اتنی دیر بھی نہ ٹکتا تھا، جتنی دیر میں اونٹنی کا دودھ نکالا جائے، انطاکیہ میں جب ہرقل کا شکست خوردہ لشکر آیا تو اس نے ان سے کہا: تم مسلمانوں کے بارے میں بتاؤ کیا یہ انسان نہیں ہیں؟ اہل لشکر نے جواب دیا: ہاں! وہ انسان ہیں، تو اس نے پوچھا: کیا وہ زیادہ ہیں؟ تو انہوں نے کہا کہ ہم ہر اعتبار سے ان سے کئی گنا بڑھے ہوئے ہیں، اس نے پھر کہا: کیا بات ہے کہ تم شکست کھا جاتے ہو؟ تو ان کے سرداروں میں سے ایک معمر شخص نے کہا: اس کا سبب یہ ہے کہ وہ رات میں نمازیں پڑھتے ہیں اور دن میں روزہ رکھتے ہیں، جو وعدہ کرتے ہیں اس کو پورا کرتے ہیں، نیک کام کا حکم دیتے ہیں، اور برے کام سے روکتے ہیں، عدل و انصاف کا معاملہ کرتے ہیں۔

ہمارا حال یہ ہے کہ ہم شراب پیتے ہیں، زنا کرتے ہیں، حرام کے مرتکب ہوتے ہیں، عہد کو توڑتے ہیں، غصہ ہوتے ہیں، ظلم کرتے ہیں، خدا کو ناراض کرنے والی باتوں کا حکم دیتے ہیں، جو باتیں خدا کو خوش کرنے والی ہیں، ان سے روکتے ہیں اور زمین میں فساد پیدا کرتے ہیں، یہ ساری تفصیل سن کر ہرقل نے کہا: تم ٹھیک کہتے ہو۔

اسی ہرقل نے ایک ایسے شخص سے جو مسلمانوں کے ہاتھوں قید ہوگیا تھا، مسلمانوں کے حالات پوچھے تو اس نے کہا: ان کے حالات کا ایسا نقشہ کھینچوں گا کہ جیسے کہ تم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہو، سنو:

وہ دن کو شہسوار اور رات کو عبادت گزار ہوتے ہیں، بغیر قیمت دیئے کسی کی کوئی چیز نہیں کھاتے، جہاں پہنچتے ہیں پہلے سلام کرتے ہیں، جس سے جنگ کرتے ہیں ایسا جم کر لڑتے ہیں کہ اس کا قلع قمع کردیتے ہیں۔ یہ صفات سن کر ہرقل نے کہا: اگر سچ کہتے ہو تو یقیناً وہ ہمارے تخت و تاج کے مالک بن جائیں گے۔"

آج مسلمانوں کی ناکامی کا سبب اسباب و وسائل کی کمی نہیں، اس کا سبب ان صفات سے تہی دست ہوجانا ہے جن کا ذکر اوپر ہوا، ان سارے وسائل و ذرائع کے ساتھ ساتھ ضرورت ہے احکام شریعت پر کاربند ہونے، دلوں کو یقین و ایمان کے وعدوں پر اعتماد و بھروسہ اور دل کی انگیٹھیوں کو عشق و محبت کی تپش سے گرم کرنے کی اور یہ اسی وقت ممکن ہوگا جب سیرت نبوی اور صحابہ کرامؓ کی زندگی کو نمونہ بنایا جائے، جس کی ایک جھلک اوپر کی سطروں میں گزر چکی۔

اگر ہم اپنی زندگی کو اس سانچے میں ڈھال لیں جس میں صحابہ کرامؓ کی زندگی ڈھلی ہوئی تھی تو ہماری کوششیں مفید و بارآور ہوجائیں گی اور حیرت انگیز نتائج سامنے آئیں گے اور باہمی افتراق و انتشار جیسے مسائل از خود حل ہوجائیں گے، جن کے سبب امت مختلف خانوں میں بٹ گئی ہے۔

(بشکریہ پندرہ روزہ "تعمیر حیات" لکھنؤ)

آنحضرت ﷺ تمام محاسن و کمالات کا مجموعہ ہیں: مولانا فضل سبحان مدظلہ

بلدیہ ٹاؤن میں ماہانہ تربیتی نشست سے خطاب

کراچی... (رپورٹ: مولانا عبدالحی مطمئن) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع غربی کے ضلعی مرکز جامع مسجد عائشہ صدیقہ نئی آبادی بلدیہ ٹاؤن میں ماہانہ تربیتی نشست کا آغاز ہوا۔ اس نشست کا مقصد دینی مدارس، اسکول، کالج اور یونیورسٹی میں زیر تعلیم طلبا اور تمام شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے مسلمانوں میں تحفظ ختم نبوت کا جذبہ اجاگر کرنا ہے۔ ۱۹ ستمبر بروز جمعرات مغرب تا عشاء پہلی تربیتی نشست منعقد ہوئی۔ تلاوت کی سعادت جامعہ عمر کے متعلم حافظ محمد عامر نے حاصل کی۔ مہمان خصوصی نامور خطیب، مقرر شعلہ بیان حضرت مولانا فضل سبحان مدظلہ نے کہا کہ ہمارے پیغمبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام محاسن و کمالات کا مجموعہ ہیں، جو جو صفات و کمالات حضرت آدمؑ سے لے کر حضرت عیسیٰؑ تک ہر نبی کو الگ الگ عطا کیے گئے وہ سب اکیلے ہمارے نبی کو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائے۔ ہمارے نبی کا پورا سلسلہ نسب اللہ تعالیٰ نے پاکیزہ طاہر و مطہر بنایا ہے۔ آپؐ سے لے کر حضرت آدمؑ تک کوئی انسان ایسا نہیں جو آپؐ کے سلسلہ نسب میں داخل ہوا اور وہ قابل اعتراض کسی بھی عیب میں مبتلا ہو۔ جھوٹے شخص کی زندگی کا ایک ایک لمحہ اس کی ذلت و رسوائی کا منہ بولتا ثبوت ہوتا ہے، اسی طرح جھوٹے مدعی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی کا سارا خاندان، سلسلہ نسب، کنبہ قبیلہ اور سارا گھرانہ ہی بدنامی، ذلت و رسوائی اور بے غیرتی میں اپنی مثال آپ ہے۔ ہمارا امت محمدیہ میں ہونا اللہ تعالیٰ کا ہم پر بہت بڑا احسان عظیم ہے۔ ہمارے نبی کی برکت سے اس امت کو بڑی فضیلت حاصل ہے۔ جہاں مقام بڑا وہاں ذمہ داری بھی زیادہ ہوتی ہے۔ تحفظ ختم نبوت کی خاطر ہر قسم کی قربانی دینا ہر مسلمان کا ایمانی فریضہ ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ابدی معجزہ!

حضرت مولانا شاہ عبدالغنی پھولپوریؒ

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں شعر و شاعری، فصاحت و بلاغت کا اتنا عروج ہوا کہ اہل عرب تمام ممالک کو اپنے مقابلہ میں عجم (یعنی گونگا) کہنے لگے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا فصیح و بلیغ کلام کا معجزہ عطا فرمایا جس نے تمام فصحاء عرب کو حیرت زدہ اور عاجز کر دیا اور کیوں نہ عاجز ہوتے، اللہ تعالیٰ کا کلام تھا، کوئی معمولی بات تھی؟ مالک کی بولی کون بول سکتا تھا؟ یوں تو انہی حروف الف، ب، ت، ث سے بنے ہوئے جملے ہم بھی بولتے ہیں، مگر قرآن کے الف، ب، ت، ث اور ہیں قرآنی الف، باء، تاء، ثاء اپنے اندر انوار الٰہیہ لئے ہوئے ہیں۔ قرآن کے الف، باء، تاء، ثاء دوسرے عالم کے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ قرآنی حروف سے بنے ہوئے جملے اپنی مثل لانے سے تمام مخلوق کو عاجز کر دیتے ہیں۔ حضرت عارف رومیؒ فرماتے ہیں:

نور خورشید فتادہ برشا
لیک از خورشید ناگشتہ جدا

مولانا فرماتے ہیں کہ قرآن اللہ کا نور ہے اور عجیب مثال سے مولانا توضیح فرماتے ہیں کہ جس طرح آفتاب کا نور سارے عالم میں روشنی پہنچاتا ہے، لیکن آفتاب کا یہ نور آفتاب کی ٹکیہ سے جدا نہیں ہے، اسی طرح قرآن حق تعالیٰ کا نور ہے اور ہر طالب نور پر اپنا فیض پہنچا رہا ہے اور اللہ تعالیٰ سے جدا بھی نہیں۔ حضرت عارف رومیؒ نے اپنے شعر میں اس مثال سے بہت باریک اور نازک مسئلہ قرآن کے غیر مخلوق ہونے کا حل فرما دیا۔

قرآن نازل ہونے سے پہلے حق تعالیٰ شانہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات چالیس برس تک اہل عرب کو دکھائی کہ یہ میرا رسول ہے۔

اے اہل عرب! تم لوگ ظہور نبوت سے پہلے میرے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا بچپن دیکھو کہ ایسا بچہ روئے زمین پر کبھی نہیں پیدا ہوا اور اہل عرب میرے رسول کی جوانی بھی دیکھو کہ ایسا جوان روئے زمین پر پیدا ہوا ہے نہ پیدا ہوگا۔ ہمارے رسول کو ایک دو دن دیکھ کر فیصلہ مت کرو، چالیس برس تک ہم تم کو اپنا رسول دکھائیں گے، یہاں تک کہ میرے رسول کی صداقت اور امانت کا مکہ کی ہر ہر گلی میں ہر ہر گھر میں چرچا ہونے لگے کہ "ھذا صدوق امین" یہ شخص یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم بڑے سچے اور امین ہیں، فعول اور فعلیل دونوں صیغے مبالغہ کے لئے آتے ہیں، یعنی بہت بڑے سچے اور بہت بڑے امانت دار، آپ سے بڑھ کر کون سچا ہو سکتا ہے، مگر اس سے اور نبیوں کی صداقت اور امانت کی تنقیص مراد نہیں ہے۔

مطلب یہ ہے کہ آپ کی صداقت کے افراد کا حلقہ اتنا وسیع ہے کہ اس کا احاطہ نہیں ہو سکتا کیونکہ آپ قیامت تک تمام عالم کے انسانوں اور جنوں کے لئے رسول ہیں اور پچھلے..... انبیاء علیہم السلام کا حلقہ محدود تھا۔

اے عرب کے بچو! تم بھی میرے رسول کو دیکھو تا کہ کل جب تم ادھیڑ عمر میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ظہور نبوت دیکھو تو جھٹلا نہ سکو اور اے عرب کے جوانو! تم بھی میرے رسول کو دیکھو تا کہ کل جب بوڑھے ہو کر اعلانِ نبوت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے سنو، تو انکار کی تمہیں کوئی گنجائش نہ رہے۔

اے عرب کے بچو، جوانو اور بوڑھو! تم لوگوں نے چالیس برس تک میرے رسول کی صداقت اور امانت کو دیکھا کہیں تم کو حرف رکھنے کی گنجائش بھی نہ ملی، بلکہ تمہارے ہر فرد کی زبان سے میں نے اپنے رسول کے اخلاق حسنہ کو دکھلا کر یہ کہلوایا کہ "ھذا صدوق امین"... احمد صلی اللہ علیہ وسلم تو بڑے سچے اور بڑے امانت دار ہیں...

اے عرب کے بوڑھو! تم لوگ میرے رسول کی عقل اور فہم کو عام انسانوں سے ممتاز پانے کے سبب اپنے معاملات میں میرے رسول کو حکم بناتے ہو اور ان کی صداقت اور امانت کی بنا پر ان کے فیصلہ پر بالاتفاق خوشی خوشی عمل کرتے رہے ہو۔

اے اہل عرب! تم نے دیکھا ہے اور خوب دیکھا ہے کہ میرے رسول نے کسی کے سامنے کتاب نہیں کھولی ہے، نہ کسی مکتب و مدرسہ میں قدم رکھا ہے۔

حق تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

ترجمہ: "آپ اس کتاب سے پہلے نہ کوئی کتاب پڑھے ہوئے تھے اور نہ کوئی کتاب اپنے ہاتھ سے لکھ سکتے تھے کہ ایسی حالت میں یہ اہل باطل کچھ شبہ نکالتے۔"

• چالیس برس تک دکھانے کے بعد اب ہم اپنے رسول کی رسالت اور نبوت کا اعلان کرتے ہیں اور جس فصاحت اور بلاغت پر اے عرب! تم نازاں ہو، ہم اپنے اسی امی یعنی اَن پڑھ رسول سے تمہارا ناز توڑیں گے، کیونکہ اس اُمی رسول کا میں معلم ہوں:

"الرحمن علم القرآن" (الرحمن)

ترجمہ: "آپ کو رحمٰن نے قرآن کی تعلیم دی ہے۔"

رحمٰن کی تعلیم کے فیض سے میرا رسول رحمۃ للعالمین اور میرے رحمۃ للعالمین کی تعلیم کے فیض سے میرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب "رُحَمَاءُ بَیْنَھُمْ" ہیں، میری رحمت یہاں سے وہاں تک پھیل گئی۔

اے عرب کے فصحاء اور بلغاء! اور اے عرب کے زبان دانو! تم کو ناز ہے کہ ہم اہل لسان ہیں، آؤ میرے اس امی رسول کے مقابلہ میں:

تو نہ دیدی گہے سلیماں را
چہ شناسی زبانِ مرغاں را

ترجمہ: جب تو نے کبھی سلیمان علیہ السلام کو نہیں دیکھا تو چڑیوں کی زبان کو کیا سمجھ سکتا ہے؟

یتیمے کہ ناکردہ قرآں درست
کتب خانہ چند ملت بشست

ترجمہ: یہ وہ یتیم ہے کہ جس پر ابھی پورا قرآن نہیں اترا ہے، لیکن تمام مذاہب سابقہ کی آسمانی کتابوں کو منسوخ کر دیا، نہ اب توریت کے حکم پر عمل ہوگا، نہ اب انجیل کے حکم پر عمل ہوگا۔

حق تعالیٰ نے اعلان فرما دیا کہ اے اہل عرب!

ترجمہ: "اور اگر تم لوگ کچھ خلجان میں ہو اس کتاب کی نسبت جو ہم نے نازل فرمائی ہے، اپنے بندۂ خاص پر تو اچھا پھر تم بنا لاؤ ایک محدود ٹکڑا جو اس کا ہم پلہ ہو (کیونکہ کہ آج تم بھی عربی زبان داں ہو، بلکہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم تو مشاق بھی نہیں ہیں اور تم مشاق ہو، جب باوجود اس کے نہ بنا سکیں گے تو بشرط انصاف بلا تامل ثابت ہو جائے گا کہ یہ معجزہ منجانب اللہ ہے اور بلاشبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیغمبر ہیں اور یہی مقصود تھا) اور بلا لو اپنے حمایتوں کو جو خدا سے الگ تجویز کر رکھے ہیں، اگر تم سچے ہو، پھر تم اگر یہ کام نہ کر سکے اور قیامت تک نہ کر سکو گے تو پھر ذرا بچتے رہیو دوزخ سے جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں جو تیار ہوئی رکھی ہے کافروں کے واسطے۔"

فائدہ: اس فرمان کے بعد کہ قیامت تک بھی نہ کر سکو گے، کفار کو کیسا جوش وخروش اور پیچ وتاب نہ آیا ہوگا اور کوئی دقیقہ سعی کا کیوں اٹھا رکھا ہوگا، پھر بھی عاجز ہو کر اپنا سا منہ لے بیٹھ رہنا قطعی دلیل ہے کہ قرآن مجید معجزہ ہے اور یہ امر عادتاً محال ہے کہ کسی نے قرآن کے مقابلہ میں کچھ لکھا ہو اور گم ہو گیا ہو، کیونکہ قرآن مجید کے حامی ہر زمانے میں کم رہے ہیں، جب یہ محفوظ چلا آتا ہے تو اس مخالف تحریر کے حامی ومددگار تو قرآن کی مخالفت میں ہر زمانے میں حامیان قرآن سے تعداد میں زائد ہی تھے تو وہ تحریر کیسے ضائع ہو سکتی ہے، اس لئے یہ احتمال کہ کسی عرب کافر نے کسی آیت قرآنی کے مقابلہ میں کچھ لکھا ہوگا اور وہ تحریر گم ہو گئی ہو بالکل لغو اور خلاف عقل ہے۔ (از بیان القرآن، پارہ:۱)

چالیس برس کے بعد ظہور نبوت میں بڑے اسرار ہیں جن کی پوری خبر حق تعالیٰ ہی کو ہے، اس مقام کے مناسب ایک حکمت یہ بھی ہے کہ چالیس برس تک حق تعالیٰ شانہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق عالیہ کا مشاہدہ کرایا: "اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ۔" (الآیہ) آپ خلق عظیم پر ہیں۔ علیٰ آتا ہے استعلاء کے لئے۔ اسی لئے اردو میں علیٰ کا ترجمہ پر سے کیا جاتا ہے، پس اس آیت کا مفہوم ہوا کہ خلق عظیم ایک سواری ہے۔ جس پر آپ شہسوار ہیں، جس طرف چاہتے ہیں ہر خلق کی باگ کو پھیر دیتے ہیں۔ یعنی تمام اخلاق حسنہ پر آپ کو ایسا رسوخ علی وجہ الکمال حاصل تھا کہ کوئی خلق سر مُو حد اعتدال سے جنبش نہیں کر سکتا تھا کہ کیا مجال کہ سرمو آگے بڑھ سکے یا پیچھے ہٹ سکے، جہاں چاہا وہیں سے باگ پھیر دی، اس آیت کے اندر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جامع تعریف حق تعالیٰ نے ارشاد فرمائی ہے:

اے اہل عرب! چالیس برس تک تم لوگوں نے اپنے معاملات میں میرے رسول کی صداقت وامانت کا مشاہدہ اور تجربہ کیا ہے، جس کا مقتضا تو یہ تھا کہ میرے رسول کے اعلان رسالت پر تمہارے دلوں میں کھٹک نہ ہونی چاہئے تھی، لیکن پھر بھی اگر کجروی سے انکار کرتے ہو تو قرآن کا معجزہ دیکھ کر ایمان لاؤ، کیونکہ جب قرآن کے مقابلہ سے تمام مخلوقات جن وانس عاجز ہیں اور قیامت تک عاجز رہیں گے تو کھلی بات ہے کہ یہ خالق کا کلام ہے۔ ہر نبی کو وقتی معجزہ دیا جاتا تھا کیونکہ ایک نبی کے بعد دوسرا نبی جب مبعوث ہوتا تھا تو اس آنے والے پیغمبروں کو اس وقت کے مناسب دوسرا معجزہ عطا فرمایا جاتا تھا، لیکن چونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں، اس لئے آپ کو ایک ایسا معجزہ دیا گیا جو قیامت تک باقی رہے گا، "وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ" اور حق تعالیٰ نے اس کی حفاظت اپنے ذمہ لے لی ہے۔

چنانچہ روئے زمین پر کروڑہا انسانوں کے سینوں میں یہ قرآن مجید محفوظ رہتا ہے، پس قیامت تک یہ معجزہ قرآن کا ہر انسان پر حجت ہے کہ وہ عاجز ہو کر ایمان قبول کرے۔ حضرت عارف رومیؒ فرماتے ہیں:

زہرہ نے کس را کہ یک حرفے ازاں
یا بدزدد یا فزاید در بیاں

ترجمہ: کسی کا پتہ نہیں کہ ایک حرف قرآن سے چرا سکے یا ایک حرف قرآن میں بڑھا سکے۔

اور صاحب قصیدہ بردہ شریف فرماتے ہیں:

دَامَتْ لَدَیْنَا فَفَاقَتْ کُلَّ مُعْجِزَۃٍ
مِنَ النَّبِیِّیْنَ اِذْ جَاءَتْ وَلَمْ تَدُمِ

ترجمہ: قرآن کی آیات مبارکہ ہمارے پاس ہمیشہ رہیں گی، اس لئے یہ معجزہ اور انبیاء علیہم السلام کے معجزوں سے فائق وبرتر ہو گیا۔

اور کیوں نہ ہوتا جب کہ آپ تمام نبیوں کے سردار ہیں تو آپ کا معجزہ بھی ایسا ہے جو تمام معجزوں کا سردار ہے۔

عجیب اللہ کی قدرت ہے کہ قرآن کے مقابلہ میں جو آیا وہ ایسا بدحواس اور از خود رفتہ ہوا کہ جو کچھ

اس نے کہا وہ لعبہ اطفال بن گیا۔ چنانچہ مسیلمہ کذاب نے ”الم تر کیف فعل ربک باصحاب الفیل “ کے مقابلہ میں کہا: ”الفیل ماالفیل عنفه قصیر وذنبه طویل “ اور کہتا تھا مجھ پر وحی آتی ہے، اس عبارت پر خود فصحاء عرب ہنس پڑے اور اس کی اس حرکت کا مذاق اڑایا گیا، بھلا یہ مضمون بھی کلام الٰہی ہوسکتا ہے کہ ہاتھی، کون ہاتھی، جس کی سونڈھ چھوٹی اور دم لمبی۔ استغفر اللہ۔

عرب کا فصیح اور بلیغ فرد ابن مقنع نامی شخص جو افصح العرب کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے، چند آیات قرآنیہ کے مقابلہ میں اس نے بھی کچھ لکھا، لیکن جب کسی قاری سے قرآن پاک کی یہ آیت سنی:

”وقیل یا ارض ابلعی ماء ک ویا سماء اقلعی وغیض الماء وقضی الامر۔“

ترجمہ: ”اور حکم ہوگیا کہ اے زمین اپنا پانی نگل جا اور اے آسمان تھم جا اور پانی گھٹ گیا اور قصہ ختم ہوا۔“

اس آیت کا تعلق واقعہ طوفان حضرت نوح علیہ السلام سے ہے، ابن مقنع افصح العرب اس آیت کو سن کر نادم ہوگیا اور شرمندگی کے ساتھ اقرار کیا کہ بخدا قرآن کی فصاحت کا کوئی مقابلہ نہیں کرسکتا۔ ایک ناخواندہ رسول کی زبان سے قرآن کے کلمات کی فصاحت و بلاغت سن کر عرب کے زبان دانوں کی آنکھیں کھل گئیں کہ اللہ اکبر! یہ فصاحت وبلاغت ایک امی کی زبان سے اور پھر مضامین کیسے کیسے ہیں، یہ ایسے ناخواندہ رسول ہیں کہ علماء یہود کو توریت کی باتیں سنا کر یہودیوں کو حیرت میں ڈال رہے ہیں، یہ ایسے امی رسول ہیں کہ انجیل کی باتیں سنا کر نصاریٰ کو مبہوت کر رہے ہیں، یہ ایسے امی رسول ہیں کہ صحف موسیٰ وصحف ابراہیم کی باتیں سنا رہے ہیں، ایک امی رسول کی زبان سے اللہ نے اپنی بولی بول کر تمام علماء یہود ونصاریٰ کا علمی پندار اور سارے عرب کا زبان دانی کا ناز خاک میں ملا دیا اور معجزے کا مقصد بھی یہی ہے کہ جب اس کے مقابلہ سے ساری مخلوق عاجز ہو تو اس کو خالق کی طرف سے جان کر اپنے خالق پر ایمان لے آئے۔

اس کو حضرت عارف رومیؒ فرماتے ہیں:

صد ہزاراں دفتر اشعار بود
پیش حرف امیش آں عار بود

ترجمہ: فصحاء عرب کے پاس فصیح اور بلیغ اشعار کے لاکھوں دفتر موجود تھے، لیکن اس امی رسول کے ایک حرف کے سامنے تمام دفتر کے دفتر اشعار کے ذخیرے شرمندہ ہوکر رہ گئے۔

انبیاء علیہم السلام کے معجزات کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ کے خالق اور پروردگار عالم ہونے کا یقین کرنا عقلاً ضروری ہے یعنی جب پیغمبروں کے معجزوں کے مقابلہ سے تمام مخلوقات انفراداً اور اجتماعاً عاجز ہیں تو عقل یہ کہتی ہے کہ ضرور کوئی ایسی ذات ہے جو ان مخلوقات پر غالب اور قادر اور حکمراں ہے اور یہ رسول صورت میں بشر ہے مگر عام انسانوں سے ممتاز ہے، یہ مثیت ایسی ہے جیسے کہ ایک گلاس سڑی مٹی کا بنا ہوا اور ایک گلاس چاندی کا بنا ہوا اور اسی سانچہ کا ایک گلاس تمام انمول جواہرات کو گلا کر ڈھال دیا گیا ہو تو وہ سڑی مٹی سے بنا ہوا گلاس اگر یہ کہے کہ یہ جواہرات سے ڈھلا ہوا گلاس بھی ہماری طرح ایک گلاس ہے تو انتہائی بے وقوفی کی بات ہوگی، سڑی مٹی والا گلاس ذرا اپنے دام بازار میں لگوالے اور پھر اس انمول جواہرات والے گلاس کے دام لگوائے، اس کو تو دو پیسے دام ملیں گے اور اس گلاس کی قیمت سلطان وقت بھی نہیں دے سکتا۔

گر بصورت آدمی انساں بدے
احمد و بوجہل ہم یکساں بدے

پس عام انسانوں میں اور رسول میں بڑا فرق ہوتا ہے، نبی کا خمیر نورانی ہوتا ہے، یہی وجہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے اندر معصیت کا تقاضا اور داعیہ تک نہیں ہوتا، معصوم فطرت پر مبعوث ہوتے ہیں اور ولی کے اندر تقاضا گناہ کا ہوتا ہے، لیکن تقاضائے معصیت پر عمل کرنے سے اس کو محفوظ رکھا جاتا ہے، اگر وہ واقعی ولی ہے۔

انبیاء علیہم السلام اپنی نورانی فطرت اور نورانی خمیر ہی کے سبب نور وحی الٰہی کا تحمل کرلیتے ہیں، چونکہ علم الٰہی میں وہ پہلے سے منتخب ہوتے ہیں، اس لئے ان کی آفرینش کے وقت ہی سے ان کی خصوصی تربیت ہوتی ہے، کیونکہ یہ سرکاری اور درباری لوگ ہیں ان پر اللہ تعالیٰ کی نظر دوسری ہوتی ہے، پیغمبروں کو جنس بشر سے مبعوث فرمانے کی مولانا رومیؒ ایک حکمت بیان فرماتے ہیں:

زاں بود جنس بشر پیغمبراں
تا بجنسیت رہند از ناوداں

یعنی اس واسطے بشری جنس سے پیغمبروں کو بھیجتے ہیں تاکہ جنسیت کے سبب دوسرے انسان ناودان کفر وشرک سے نکل آئیں، کیونکہ ہم جنس کی طرف مائل ہونا ایک فطری امر ہے۔ (انتہیٰ)

پس آج بھی قرآن پاک کا معجزہ موجود ہے اور قیامت تک موجود رہے گا، جس وقت قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے پورے عالم انسانیت کو خصوصاً فصحاء عرب کو للکارا، جن کو اپنی زبان دانی پر ناز تھا کہ اس کلام کے مثل ایک محدود ٹکڑا بنالاؤ اور اپنے حمایتوں کو بھی جمع کرلو اور قیامت تک تم ایسا نہ کرسکو گے تو فصحاء عرب نے غیظ وغضب میں کیسے پیچ وتاب کھائے اور ایڑی چوٹی کا زور لگالیا، لیکن قرآن پاک کے مثل ایک ٹکڑا نہ بناسکے اور عاجز ہوکر اپنا سا منہ لے کر بیٹھ گئے، کیونکہ اہل عرب جنہوں نے سینکڑوں باطل خدا بنا رکھے تھے، ان کے اس زعم کے مطابق سینکڑوں کیا ایک بھی دوسرا خدا ہوتا تو قرآن پاک کے اس اعلان پر کہ اپنے حمایتوں کو بھی جمع کرلو تا ممکن تھا کہ وہ خاموش رہتا بلکہ اس کلام پاک کے مثل اپنا کلام پیش کرنے میں کوئی دقیقہ نہ چھوڑتا کیونکہ قرآن پاک کا اعلان توحید تمام باطل معبودوں کے لئے اعلان جنگ تھا، اس کے باوجود قرآن کے مثل ایک آیت بھی نہ لاسکنا، اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور حضور علیہ السلام کی رسالت کی صداقت کی کھلی دلیل ہے۔ (ماخوذ از معرفت الٰہیہ)

☆☆..........☆☆

توہین رسالت کا غلط الزام

اور اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارش!

مولانا محمد ازہر مدظلہ

۱۸، ۱۹ر ستمبر ۲۰۱۳ء کو اسلامی نظریاتی کونسل کا اہم اجلاس منعقد ہوا، ایجنڈا ۱۱ کیس نکات پر مشتمل تھا، جن پر دو روزہ بحث مباحثہ کے بعد سفارشات کو حتمی شکل دی گئی۔ ۱۹ر ستمبر کے اخبارات میں اس خبر نے دینی حلقوں کو چونکا دیا کہ اسلامی نظریاتی کونسل نے توہین رسالت کا جھوٹا الزام لگانے والے کو اسی سزائے موت کا حق دار قرار دینے کی سفارش کی ہے، جو الزام ثابت ہونے پر ملزم کو دی جاسکتی ہے۔ کونسل کے ایک رکن نے بی بی سی کو بتایا کہ ہم نے سفارش کی ہے کہ توہین رسالت کا جھوٹا الزام لگانے والے کو بھی سزا دی جاسکے، کیونکہ توہین رسالت کا جھوٹا الزام لگانے والا بھی دراصل توہین رسالت کا مرتکب ہوتا ہے۔ مذکورہ رکن کے بقول کونسل کے اجلاس میں توہین رسالت کے قوانین کے مبینہ غلط استعمال کے بعد حالیہ واقعات زیر بحث آئے، جس کے بعد جھوٹا الزام لگانے والے کو کڑی سزا دینے کا قانون بنانے کی سفارش کی گئی۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ توہین رسالت کی طرح توہین رسالت کا جھوٹا الزام لگانا بھی سنگین جرم ہے اور اس کا مرتکب بھی کڑی سزا کا مستحق ہے، لیکن اس شخص کو بعینہ وہی سزا دینا جو حقیقی گستاخ رسول کی ہے، محل نظر ہے۔ اس سلسلے میں سب سے پہلے اس حقیقت کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے کہ آئین کی دفعہ ۲۹۵ میں شق سی کا اضافہ صدر جنرل محمد ضیاء الحق شہید اور وزیر اعظم محمد خان جونیجو کے دور اقتدار میں کیا گیا۔ پارلیمنٹ نے متفقہ طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کے مجرم کے لئے عمر قید یا موت کی سزا کے قانون کی منظور دی۔ ۳۰ر اکتوبر ۱۹۹۰ء کو وفاقی شرعی عدالت نے ''عمر قید'' کی سزا کو غیر شرعی قرار دے کر منسوخ کردیا اور صرف موت کی سزا کو برقرار رکھا۔

اس وقت سے مغرب اور حقوق انسانی کی نام نہاد تنظیمیں اس قانون کے خلاف پروپیگنڈے میں مصروف ہیں۔ مغرب کی طرف سے پاکستان کی مختلف حکومتوں پر اس قانون میں ترمیم وتخفیف کے لئے دباؤ ڈالا جاتا رہا، بعض حکمران اس میں ترمیم کے لئے آمادہ بھی ہوئے لیکن عوامی طاقت کے خوف سے وہ اس میں تبدیلی نہ کرسکے۔ اس ضمن میں مغرب کی ایک کوشش یہ بھی تھی کہ توہین رسالت کا جرم ثابت کرنا اس قدر پیچیدہ اور مشکل بنادیا جائے کہ نہ صرف ملزم سزائے موت سے بچ جائے بلکہ کوئی شخص مدعی بننے کی جرأت وہمت بھی نہ کرسکے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی سے گنہگار امتیوں کو جو تعلق ہے وہ نہ مغرب کی سمجھ میں آسکتا ہے، نہ اس طبقے کی سمجھ میں آسکتا ہے جس کے نزدیک معیار خوب وزشت وہی ہے جو مغرب طے کرے اور علم وہ ہے جس کا سرچشمہ آکسفورڈ اور ہارورڈ سے چھوٹے، انہیں اندازہ ہی نہیں ہوسکتا کہ ایک کلمہ گو مسلمان کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غیر مشروط وعظ اطاعت اور والہانہ محبت وعشق کس قدر ضروری ہے؟

مشرق ومغرب میں صرف ایمان اور عقیدے ہی کا فرق نہیں، تہذیبی روایات میں بھی بڑا فرق ہے۔ مغرب میں بائبل کے عہد عتیق میں بھی پیغمبروں کے بارے میں ایسی لغو اور بے ہودہ باتیں لکھی ہوتی ہیں کہ مسلمان ان کا تصور بھی گناہ سمجھتا ہے۔ اسلام سے زیادہ تہذیب سکھانے والا اور روادار مذہب دنیا میں کوئی اور نہیں ہے، یہ اپنے منہ میاں مٹھو بننے والی بات نہیں، ہماری چودہ سو سالہ تاریخ اس کی شاہد ہے لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ کسی بدبخت دریدہ دہن کو بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں گستاخی کی اجازت دے دی جائے۔ ایسے گستاخوں کا منہ بند کرنے کے لئے قانون توہین رسالت کا پوری قوت وشوکت کے ساتھ برقرار رہنا ضروری ہے، جو شخص توہین رسالت کا جھوٹا الزام عائد کرے وہ بھی مستحق تعزیر ہے اور قانون میں اس کے لئے سخت سزا موجود بھی ہے۔ عدالت چاہے تو اسے عمر قید تک کی سزا دے سکتی ہے، اس لئے ہماری رائے میں توہین رسالت کا جھوٹا الزام لگانے والے کے لئے نیا قانون بنانے کی کوئی ضرورت نہیں۔ اخبارات میں خبر آنے کے بعد اسلامی نظریاتی کونسل کے اس فیصلے پر حیرت اور افسوس ہوا، جامعہ خیر المدارس کے مہتمم حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری بھی اسلامی نظریاتی کونسل کے رکن ہیں، خیال ہوا کہ مولانا سے صحیح صورت حال کا پتا چل سکے گا۔

مولانا اجلاس سے واپس تشریف لائے تو معلوم ہوا کہ جس اجلاس میں اسلامی نظریاتی کونسل نے یہ فیصلہ کیا، اس اجلاس میں مولانا موصوف کسی عذر کی وجہ سے شریک نہ تھے۔ دوسرے اجلاس میں جب انہیں اسلامی نظریاتی کونسل کی اس سفارش کا علم ہوا تو انہوں نے دینی حلقوں کی بھرپور ترجمانی کرتے

ہوئے اس تجویز کو ناقابل قبول قرار دیا۔ مولانا نے کہا کہ کونسل کی سفارشات قرآن وسنت کی روشنی میں ہونی چاہئیں۔ قرآن وسنت میں اس کی کوئی نظیر نہیں کہ مدعی کے جھوٹا ثابت ہونے کی صورت میں اسے وہی سزا دی جائے جو صادق ہونے کی صورت میں مدعا علیہ کو ملنی چاہئے تھی۔ اگر کوئی شخص کسی پر قتل عمد کا جھوٹا الزام عائد کرے اور دوران تفتیش اس کا جھوٹا ثابت ہو جائے تو عدالت اسے اس لئے موت کی سزا نہیں دے گی کہ قتل عمد کی سزا موت ہے۔ تاہم ایسا شخص تعزیر سزا کا مستحق ہے، جو عدالت کی صوابدید پر ہے۔ جھوٹے الزام پر سزا کا قانون پہلے سے موجود ہے، اس لئے صرف توہین رسالت کے جھوٹے الزام پر الگ قانون سازی دراصل قانون ناموس رسالت کو غیر موثر بنانے کی عالمی سازش ہے۔ توہین رسالت کے جھوٹے الزام پر سزائے موت کا قانون بنا کر لوگوں کو خوفزدہ کیا جا رہا ہے تاکہ کوئی شخص مدعی نہ بن سکے۔

مولانا کی پرزور، پر اثر تقریر پر اسلامی نظریاتی کونسل کے تمام ارکان نے اس تجویز کو واپس لیتے ہوئے مولانا کی رائے سے اتفاق کیا۔ یوں بحمد اللہ اسلامی نظریاتی کونسل کی مجوزہ سفارش سے دینی حلقوں میں اضطراب کی جو کیفیت پیدا ہوگئی تھی وہ ختم ہوگئی۔ اس سلسلہ میں یہ امر بھی ملحوظ رہے کہ جب عام مسلمان یہ سمجھیں گے کہ قانونی طور پر شاتم رسول کو انجام تک پہنچانا بہت مشکل ہے، تو وہ از خود اسے سزا دینے کی کوشش کریں گے۔ ماضی کے بے شمار واقعات اس کے شاہد ہیں کہ جب کسی گستاخ نے دریدہ دہنی کا مظاہرہ کیا تو اس کا قصہ تمام کرنے کے لئے قانون کے متحرک ہونے کا انتظار نہیں کیا گیا۔ دور رسالت میں ایک نابینا صحابی کی باندی نے شان رسالت میں گستاخی کی تو انہوں نے اپنے ہاتھوں سے اسے قتل کر دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع دی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع دی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کا خون ہدر اور رائیگاں ہے۔

(بلوغ المرام فی احادیث الاحکام ص:۱۲۳)

اسلامی نظریاتی کونسل کے اصحاب علم وفضل ارکان سے یہ حقیقت مخفی نہیں ہوگی کہ قانون ناموس رسالت کے غلط استعمال کا واویلا اصل میں مغرب اور اس کے ہمنواؤں کا جھوٹا اور بے بنیاد پروپیگنڈا ہے۔ توہین رسالت کے جھوٹے الزام پر سزائے موت کی تجویز بھی انہی مغربی سازشوں کا تسلسل ہے۔ اسلامی نظریاتی کونسل نے یہ تجویز واپس لے کر ایمانی غیرت ومحبت اور دور اندیشی کا ثبوت دیا ہے۔

(روزنامہ اسلام کراچی، ۲۲ر ستمبر ۲۰۱۳ء)

توہین رسالت قانون میں ترمیم کی ضرورت نہیں: چیئرمین نظریاتی کونسل

اسلام آباد (نمائندہ جنگ) اسلامی نظریاتی کونسل کے چیئرمین مولانا محمد خان شیرانی نے کہا ہے کہ تحفظ ناموس رسالت قانون میں کسی ترمیم کی ضرورت نہیں ہے، اگر کوئی شخص اس قانون کا غلط استعمال کرتا ہے تو اس کی سزا کا قانون پہلے سے موجود ہے۔ وہ پیر کو پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔ گزشتہ ہفتے ہونے والے اجلاس کے فیصلہ سے متعلق وضاحت کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اگر کوئی شخص غلط شہادت دے تو اس کے خلاف دفعہ ۱۹۴ کے تحت کارروائی کی جاسکتی ہے اور کوئی دعویٰ ہی غلط دائر کرے تو اس کے خلاف دفعہ ۲۱۱ کے تحت کارروائی کی جاسکتی ہے، یہ دونوں قوانین ایسے ہیں جن کی مدد سے تمام قوانین کا غلط استعمال روکا جاسکتا ہے۔ یہ فیصلہ جج کو کرنا ہے کہ شہادت غلط ہے یا دعویٰ غلط ہے اور وہ اس کے مطابق سزا دینے کا اختیار رکھتے ہیں، لہٰذا تحفظ ناموس رسالت کے قانون کا غلط استعمال روکنے کے لئے تحفظ ناموس رسالت کے قانون میں ترمیم کی کوئی ضرورت نہیں ہے، یہ مطالبہ جج سے کیا جاسکتا ہے کہ دعویٰ غلط کیا گیا ہے، اس کا کونسل سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ تعزیرات پاکستان میں قانون کا غلط استعمال روکنے کی سزائیں مقرر ہیں ان کا استعمال کیا جائے۔ ڈی این اے ٹیسٹ کے بارے میں مولانا محمد خان شیرانی نے کہا کہ ڈی این اے ٹیسٹ ایک مفید ایجاد ہے اس کو قرینے کے طور پر استعمال کیا جاسکتا ہے، اگر کوئی جج اس قرینے کو دوسرے قرائن کے ساتھ ملا کر مثلاً زنا بالجبر کا کیس ہو تو اسے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ تاہم ڈی این اے حد کے لئے بنیادی شہادت نہیں ہوسکتی۔ انہوں نے کہا کہ کونسل نے تحفظ حقوق نسواں کے قانون کو یکسر مسترد کر دیا ہے اور ہمارا واضح موقف ہے کہ اس کی بہت سی دفعات ایسی ہیں جو قرآن وسنت کی واضح ترجمانی نہیں کرتیں۔ انہوں نے کہا کہ حدود آرڈیننس اس ضمن میں صحیح راہنمائی کرتا ہے۔ تحفظ حقوق نسواں کا قانون صحیح نہیں ہے۔ شریعت میں زنا سنگین جرم ہے جبکہ جبر سے اس میں شدت پیدا ہوتی ہے لیکن تحفظ حقوق نسواں قانون کا سارا زور صرف زنا بالجبر پر ہے، اس میں کئی خامیاں ہیں۔ مثلاً رضامندی سے زنا کی سزا ایک ماہ سے پانچ سال تک ہے۔ مولانا محمد خان شیرانی نے کہا کہ آئین کی آرٹیکل ۲۳۰ کے تحت کونسل کا فریضہ یہ ہے کہ وہ قانون سازی کے عمل میں راہنمائی کرے۔ معاشرے کو اسلامی خطوط پر ڈھالنے کے لئے مذہبی قوانین تیار کرے اور حکومت کو دے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے ۱۹۹۷ء سے ۲۰۰۹ء تک کی کونسل کی تمام سفارشات جو ۱۸ رپورٹوں پر مبنی ہیں سینیٹ قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلیوں میں جمع کرا دی ہیں۔ میں نے ہمیشہ اسپیکر قومی اسمبلی سے بات کی ہے کہ ان رپورٹس پر بحث کرائی جائے۔ انہوں نے کہا کہ کونسل کا کام چونکہ قانون سازی میں مدد دینا ہے، لہٰذا اسے وزارت مذہبی امور کی بجائے وزارت قانون وانصاف وپارلیمانی امور کے ماتحت ہونا چاہئے۔ اس سے قبل کونسل وزارت قانون پارلیمانی امور کے تحت رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ کونسل نے فیصلہ کیا ہے کہ کونسل کے فیصلوں پر دوران اجلاس کوئی رکن انفرادی رائے نہیں دے گا تاکہ ابہام پیدا نہ ہو۔ میڈیا بھی چیئرمین یا سیکرٹری سے بات کر کے رپورٹنگ کرے۔

(روزنامہ ''جنگ'' کراچی، ۲۴ر ستمبر ۲۰۱۳ء)

عظیم الشان سالانہ ختم نبوت کانفرنس، اسلام آباد

سعید معاویہ

تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء کے بعد ایک افسر نے رعونت میں آ کر طنزاً کہا۔ شاہ جی آپ کی تحریک کا کیا بنا؟ شاہ جی امیر شریعت رحمۃ اللہ نے برجستہ جواب دیا کہ ’’اس تحریک کے ذریعہ مسلمانوں کے دلوں میں عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شمع روشن کردی ہے ان شاء اللہ اس کے صدقے قادیانیت اپنے منطقی انجام کو پہنچے گی۔ دنیا کی کوئی طاقت اس کو نہ بچا سکے گی۔‘‘ فیصل آباد دھوبی گھاٹ جلسہ میں امیر شریعت رحمۃ اللہ کی تقریر کے دوران کسی نے ایک چٹ بھیج دی: لکھا تھا کہ جو لوگ ختم نبوت کی تحریک میں شہید ہوگئے انکا ذمہ دار کون ہے؟ شاہ جی رحمۃ اللہ نے پڑھا اور وجد میں آ کر گرج کر فرمایا:

’’سنو! ان شہداء کا میں ذمہ دار ہوں تم بھی گواہ رہو اور آسمان کی طرف منہ کر کے فرمایا: اے اللہ تو بھی گواہ رہ، ان شہداء کا میں خود ذمہ دار ہوں اور جب تک یہ مسئلہ حل نہیں ہوتا اگر میں زندہ رہا اور موقع ملا تو پھر بھی ایسا ہی ہوگا اگر کل مسلمان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک جوتی کے مبارک تسمے پر قربان ہوجائیں تو پھر بھی حق ادا نہ ہوگا۔‘‘ حضرت شاہ جی رحمۃ اللہ کے یہ عشق ومحبت رسول میں ڈوب کر کہے ہوئے کلمات لوگوں کی سماعت سے ٹکرائے تو لوگ دھاڑیں مار مار کر رونے لگے اور کئی منٹ تک ختم نبوت زندہ باد کے فلک شگاف نعروں سے فضا گونج اٹھی۔

چنانچہ ۲۹ مئی ۱۹۷۴ء کو قادیانی غنڈوں نے چناب نگر ریلوے اسٹیشن پر نشتر میڈیکل ملتان کے طلبہ پر غنڈہ گردی کی جس کے باعث تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء بپا ہوئی جس کی قیادت محدث العصر حضرت مولانا محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ فرمائی ہے جس کے نتیجہ میں قادیانی مسئلہ قومی اسمبلی میں زیر بحث لایا گیا تو پھر کیا ہوا کہ شاہ جی امیر شریعتؒ کے الفاظ کو قدرت نے حرف بحرف صادق کر دکھایا جب 7 ستمبر ۱۹۷۴ء کو پاکستان کی منتخب جمہوری حکومت کے دور میں تمام اراکین پارلیمنٹ نے جھوٹے مدعی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی ملعون اور اس کے پیروکاروں کو ان کے کفریہ عقائد کی بنیاد پر ایک متفقہ آئینی ترمیم کے ذریعے غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا۔ اس تاریخ ساز فیصلہ کی یاد میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام عشرہ ختم نبوت منانے کا اعلان ہوا تو 6 ستمبر بروز جمعۃ المبارک عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد کے زیر اہتمام سالانہ عظیم الشان تاریخی ختم نبوت کانفرنس مرکزی جامع مسجد لال اسلام آباد میں انعقاد کا اعلان کر دیا گیا۔ تمام مکاتب فکر کے علمائے کرام سے رابطہ شروع کر دیا حضرات نے دعوت کو قبول فرمایا۔

ادھر کانفرنس کی کامیابی اور تشہیر کے لئے انتظامی اجلاس ۱۴راگست دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد طلب کیا گیا جس کی صدارت شیخ الحدیث مولانا عبدالرؤف نے کی۔ اس میں انتظامی کمیٹی مولانا محمد شریف ہزاروی، مولانا محمد عامر صدیق، مولانا طاہر سلطان، قاری عبدالوحید قاسمی، مولانا محمد طیب، مولانا قاضی ہارون الرشید۔

استقبالیہ کمیٹی مولانا خلیق الرحمٰن چشتی، مولانا شارق احمد صدیقی، مولانا زاہد وسیم، قاری سعید اللہ ازہری۔

رابطہ کمیٹی: شیخ الحدیث مولانا عبدالرؤف، قاری عبدالوحید قاسمی، مولانا محمد طیب جبکہ تشہیری کام مولانا محمد طیب کے سپرد کیا گیا۔

علاوہ ازیں ایک دعوت نامہ اس انداز میں ترتیب دینے کا فیصلہ ہوا کہ دعوت کے ساتھ مختصراً ۲۸ر اگست اور ۶ر ستمبر کے خطبات جمعہ کے لئے خطباء حضرات کے لئے فیصلہ ۷ر ستمبر کے حوالے سے تیار شدہ مضمون بھی ہو، چنانچہ یہ دعوت نامہ شیخ الحدیث مولانا عبدالرؤف، شیخ الحدیث مولانا قاضی مشتاق احمد صاحب کی طرف سے جاری کیا گیا۔ الحمد للہ اس کا خاطر خواہ فائدہ ہوا۔ مزید اجلاسات ۲۳ر اگست کو جامع مسجد فاروق اعظم G-9/3، جامع مسجد الیاس ہمک ماڈل ٹاؤن مولانا محمد ثناء اللہ غالب صاحب کے ہاں ہوا جس میں مفتی سید عبداللطیف شاہ، حکیم سید اعجاز کاظمی، مولانا ولی محمد، مولانا نصرت اللہ، مولانا عابد شبلی، حافظ سرتاج، قاری بشیر حسین، مولانا محمد یونس، مولانا محمد عمر، قاضی عطاء الرحمٰن، قاری محمد اسماعیل، قاری محمد فیاض، مولانا محمد اسماعیل، قاری عبدالباسط ثاقب، قاضی مدثر ضمیر، مولانا خان محمد، حافظ محمد فاروق ہاشمی، مولانا حبیب الرحمٰن بالاکوٹی، قاری خالد عزیز کیانی، حافظ خادم حسین، مولانا امتیاز احمد، مولانا محمد

طیب، قاری عبدالوحید قاسمی نے شرکت کی۔ جامع مسجد الرحمٰن سید پور روڈ راولپنڈی شیخ الحدیث مولانا قاضی مشتاق احمد کے ہاں بھی اجلاس ہوا جس کی صدارت قاری محمد زرین نے کی۔ مولانا بن یامین، مولانا خرم، مولانا زاہد وسیم اور کثیر تعداد میں علمائے کرام نے شرکت کی۔

راولپنڈی کی تمام ذمہ داری مولانا محمد خرم، مولانا قاری محمد زرین، مولانا زاہد وسیم نے سنبھالی، بھارہ کہو جامع مسجد سردار بیگم میں مولانا قاری سہیل عباسی صاحب کی زیر صدارت اجلاس ہوا۔ جس میں مقامی علمائے کرام نے شرکت کی۔ قاری محمد اجمل عباسی نے اس سلسلے میں خوب محنت کی جبکہ جامع مسجد الرشید گلزار قائد میں قاضی ہارون الرشید کی صدارت میں اجلاس اور بعد نماز مغرب مولانا محمد طیب صاحب کا تفصیلی بیان ہوا جبکہ مولانا قاری عبدالوحید قاسمی صاحب نے خصوصی شرکت فرمائی۔

اشتہارات، بینر اور وال چاکنگ کے لئے مولانا محمد یاسر قاسمی، قاری محمد اجمل قاسمی، حافظ محمد عمر، بھائی مسعود قاسمی، حافظ محمد آصف زرین، ارباب خان، حافظ عبدالجلیل علوی، عثمان لطیف، محمود احمد قاسمی نے دن رات خوب محنت کی، بھائی محمد قاسم، محمد عاصم نے بھی حسب سابق بھرپور کردار ادا کیا۔ وقتاً فوقتاً مولانا محمد طیب، مولانا محمد عامر صدیق، مولانا قاسمی صاحب، مولانا عبدالعزیز صاحب سے رابطے میں رہے ان کی خدمت میں ہوکر مشاورت بھی کرتے رہے۔ اس کانفرنس کے سلسلہ میں مولانا محمد طیب ٹیکسلا، واہ کینٹ، حسن ابدال، مری، ہری پور، گجر خان، سرائے صالح، ایبٹ آباد، قلندر آباد، مانسہرہ جماعتی احباب سے مکمل رابطہ میں رہے جبکہ مفتی خالد میر صاحب، مولانا زاہد وسیم صاحب نے باقاعدہ ہری پور، اٹک، مری، کہوٹہ کا دورہ کیا۔ ۶ ستمبر صبح ۹ بجے مولانا محمد طیب، قاری عبدالوحید قاسمی، مولانا محمد یاسر قاسمی اپنے احباب سمیت لال مسجد میں حاضر ہوئے خوش آمدید، مطالباتی، بینر آویزاں کرنے کا کام شروع کیا تھا کہ حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالرؤف صاحب مدظلہ جناب حاجی محمد یعقوب صاحب، کرنل ریٹائرڈ محمد اکرم خٹک صاحب مسجد میں تشریف لے آئے جبکہ قاری محمد اجمل بھائی محمد مصعب نے کانفرنس کی کوریج کے لئے انٹرنیٹ کا انتظام سیٹ کرلیا۔

ادھر سکیورٹی کے لئے جامعہ قاسمیہ، جامعہ محمدیہ کے طلباء کرام اپنے اساتذہ عظام کی ہدایات لے کر پہنچے تو مولانا محمد یاسر کی نگرانی میں اپنے فرائض سرانجام دینے شروع کردیے۔

اس پورے عمل میں محترم جناب قاری حبیب الرحمٰن صاحب نائب امام لال مسجد مکمل معاونت اور سرپرستی فرماتے رہے جبکہ مسجد کمیٹی کے چیئرمین محترم چوہدری محمد یونس اس پورے عمل کو دیکھ کر خوشی کا اظہار فرماتے ہوئے بار بار کہتے جارہے تھے لال مسجد ہمیشہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے مرکز رہی۔ تمام مکاتب فکر یہاں ختم نبوت کانفرنس میں تشریف لاتے رہے خصوصاً ۱۹۷۴ء کے مناظر میرے سامنے ہیں مولانا عبداللہ شہید رحمۃ اللہ اس تحریک میں اکابر کی توجہ کا مرکز ہوا کرتے تھے۔ ہم نے مولانا کی رفاقت میں اکابرین ختم نبوت کی خوب زیارت کی۔

بہرحال مقامی انتظامیہ تھانہ آبپارہ نے طے شدہ پلان کے تحت انہوں نے لال مسجد کو تینوں اطراف سے خاردار تار سے حفاظتی حصار میں لے رکھا تھا بوقت ضرورت مولانا محمد طیب صاحب سے مشاورت بھی کرلیتے۔ دیکھتے ہی دیکھتے لوگوں کا جم غفیر جوق در جوق مسجد کی طرف رواں دواں تھا کہ تقریباً ۱۰:۲۵ پر کانفرنس کی پہلی نشست کا آغاز کرنے کے لئے مولانا محمد طیب صاحب مائیک پر آئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرتے ہوئے اس کانفرنس کے انعقاد پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ الحمد للہ آج کی یہ باوقار، پررونق کانفرنس ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو پاکستان کی پارلیمنٹ کے اس تاریخ ساز فیصلہ کی یاد میں منعقد ہورہی کہ جس دن امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ کی وہ پیش گوئی سچی ثابت ہوئی جو شاہ جی رحمۃ اللہ ۱۹۵۳ء کے شہداء کی شہادت کے موقع ان کے خون کی ذمہ داری اپنے سر پر لے کر فرمائی تھی۔ آج الحمدللہ! قادیانیت دنیا بھر میں ایک غیرمسلم کی حیثیت سے اپنا تعارف رکھتی ہے۔ تلاوت قرآن کریم کے لئے محترم جناب قاری سعید اللہ ازہری صاحب ناظم تبلیغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد کو دعوت دی بعد ازاں محترم جناب قاری زبیر احمد مدرس لال مسجد نے تلاوت کلام کی سعادت حاصل کی اور نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی سعادت طالب محمد زبیر نے حاصل کی۔

جبکہ اسٹیج کے انتظام مولانا قاری عبدالوحید قاسمی ناظم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد کے حوالہ کردیا۔ اس نشست کی صدارت امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد حضرت مولانا شیخ الحدیث عبدالرؤف صاحب نے فرمائی اور انہوں نے اپنے خطبہ استقبالیہ میں ارشاد فرمایا کہ دیکھیں تحفظ ختم نبوت کا کام کرنا اور قادیانیت کی تردید امت کے ہر فرد پر لازم ہے ہمیں اللہ تعالیٰ نے سعادت نصیب فرمائی۔ ہم یہاں صرف اسی نسبت کے حوالہ سے جمع ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ہماری حاضری کو قبول فرمائے اس موقع پر آپ حضرات سے گزارش کروں گا کہ آنے والے تمام حضرات علمائے کرام وہ کسی بھی مسلک سے تعلق رکھتے ہوں ہمارے مہمان ہیں ان کا احترام کرنا اور ان کی تقاریر کو توجہ سے سننا ہماری ذمہ داری ہے۔

مولانا خلیق الرحمٰن چشتی ناظم اطلاعات عالمی

مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد نے کہا کہ آج ہماری خوشی کی انتہا نہیں کہ ہم اپنے اکابرین رحمہم اللہ کی پرخلوص محنت کے صدقہ سے عظیم الشان تاریخی فتح کی مناسبت سے یوم ختم نبوت منا رہے ہیں۔

مولانا عبدالحلیم قاسمی صاحب نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے قادیانیت کو اس جماعت کے ہاتھوں غیرمسلم اقلیت قرار دلوایا جس کی انہوں نے ۱۹۷۰ء کے الیکشن میں بھرپور محنت کی تھی اس میں مفکر اسلام مفتی محمود، مولانا غلام غوث ہزاروی اور محدث العصر حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ کی حکمت و فراست کا بہت بڑا دخل ہے۔ حضرت مولانا پیر عزیز الرحمٰن ہزاروی صاحب نے فرمایا کہ ہم نے مولانا غلام غوث ہزاروی رحمۃ اللہ سے یہی سیکھا ہے کہ ناموس رسالت اور تحفظ ختم نبوت کے لئے ہر چیز قربان کی جاسکتی ہے مگر قادیانیت سے سودا بازی نہیں ہوسکتی نیز انہوں نے بھرپور انداز میں کے پی کے میں عبداللطیف یوسفزئی کو اٹارنی جنرل بنانے پر خوب احتجاج کیا کہ اس قادیانیت نوازی کو ہم برداشت نہیں کریں گے۔ حضرت مولانا قاری محمد زرین صاحب نائب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت راولپنڈی نے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ہمارے اکابر کی جماعت ہے جس نے ہمیشہ عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ اور قادیانیت کی تردید میں بھرپور کردار ادا کیا نیز تمام مکاتب فکر کو ایک جگہ جمع رکھا۔

اب اسٹیج کا نظم مولانا محمد عامر صدیق صاحب نائب خطیب جامع مسجد لال کے حوالہ کیا گیا انہوں نے مختصر خطاب میں تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ لال مسجد ختم نبوت کے حوالہ سے ہمیشہ مرکز رہا ہے۔ ہمارے ناناجی حضرت مولانا عبداللہ شہیدؒ تادم آخریں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی شوریٰ کے رکن رہے۔ ہم بھی مجلس کے اکابرین کو یقین دلاتے ہیں کہ ان شاء اللہ ہمیشہ مجلس کی آواز پر لبیک کہیں گے نیز مولانا عامر صدیق صاحب نے بہت ہی احسن انداز میں اس نشست کے آخری خطیب عالمی مجلس ختم نبوت کی مرکزی شوریٰ کے رکن نگران صوبہ کے پی کے خطیب جامع مسجد قاسم علی خان پشاور حضرت مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی کو دعوت خطاب دی۔

حضرت مولانا مفتی شہاب الدین صاحب نے بڑی تفصیل کے ساتھ عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت، قادیانی دجل، تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء کا پس منظر اور کامیابی، اور عالمی مجلس کے بنیادی کردار پر اپنے مخصوص اور مسحور انداز میں روشنی ڈالی مجمع نے خوب داد دی اور بعد ازاں بہت سے احباب نے مفتی صاحب کو آئندہ بھی کانفرنس میں دعوت دینے کا تقاضا کیا۔

نماز جمعہ کے بعد دوسری نشست کے آغاز کے لئے مولانا محمد طیب نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد کے جنرل سیکرٹری قاری عبدالوحید قاسمی صاحب کو تلاوت کلام پاک کی دعوت دی۔ قاسمی صاحب نے خوب صورت انداز میں آیات ختم نبوت کی تلاوت فرما کر اس نشست کا آغاز فرمایا۔ جبکہ اس نشست کی صدارت جانشین شیخ المشائخ ولی بن ولی حضرت مولانا خواجہ عزیز احمد صاحب مدظلہ نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے فرمائی۔ نعت رسول مقبول کے لئے جناب مصعب حسین فاروقی، مولانا مبشر مقبول محترم عطاء الرحمٰن عزیز کو دعوت دی گئی۔ ہر ایک نے خوب سے خوب تر انداز میں ختم نبوت کے عنوان پر کلام پیش کیا جبکہ عطاء الرحمٰن عزیز نے سید امین گیلانی مرحوم کا کلام پیش کر کے مجمع کو گرمایا چنانچہ مجمع ختم نبوت زندہ باد، قادیانیت مردہ باد کے نعروں سے گونج اٹھا۔

اس نشست میں روزنامہ اوصاف کے چیف ایڈیٹر محترم جناب مہتاب خان صاحب راولپنڈی کے تاجر راہنما، ختم نبوت ایکشن کمیٹی کے چیئرمین محترم شرجیل میر صاحب اسلام آباد کے تاجر راہنما محترم اجمل بلوچ صاحب، قانون دان محترم اسد طارق ایڈوکیٹ صاحب نے اپنے اپنے حلقے کی خوب نمائندگی کی۔

حضرت مولانا قاضی عبدالرشید صاحب نے علمائے راولپنڈی اور وفاق المدارس کی نمائندگی کرتے ہوئے فرمایا کہ ختم نبوت کے لئے ہمارے مدارس، جانیں، عزت و آبرو سب کچھ قربان ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت امت کا متحدہ پلیٹ فارم ہے ہم اس پر فخر کرتے ہیں۔ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے اللہ نے ہمیں عظیم پلیٹ فارم عطا کیا ہے۔

کانفرنس کے مہمان خصوصی شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے کہا کہ تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا بنیادی کردار ہے۔ حضرت نے فرمایا اس تحریک کے دو حصے اور دو محاذ تھے ایک پاکستان کے کوچہ و بازار تھا تو دوسرا قومی اسمبلی کا فورم۔ پہلے حصے کی قیادت محدث العصر حضرت مولانا محمد یوسف بنوری فرما رہے تھے (حضرت بنوریؒ نے تمام مسالک کے علمائے کرام کو متحد و متفق کرنے کے لئے ایک اجلاس ۳ر جون ۱۹۷۴ء کو راولپنڈی طلب کیا۔ حکومت نے اس کو ناکام بنانے کے لئے بھرپور کوششیں کی تھی کہ حضرت کے رفقاء مولانا مفتی محمود، مفتی زین العابدین، حکیم عبدالرحیم اشرف کو اجلاس سے روکنے کے لئے گرفتار کرلیا۔

۹ر جون کو حضرت بنوری رحمہ اللہ نے تمام مسالک کی مقتدر جماعتوں کا نمائندہ اجلاس لاہور طلب کیا جس میں تمام مکاتب فکر کے عمائدین نے حضرت کو اس تحریک پر کل جماعتی مجلس عمل کا متفقہ طور پر صدر منتخب کیا) جنہوں نے جہاں پوری قوم کی قیادت کا حق ادا کردیا تو دوسرے محاذ پر مفکر اسلام مفتی محمود کی قیادت میں پوری اپوزیشن جماعتیں متفق

تھیں۔ شاہین ختم نبوت نے اس علمی جنگ اور گفتگو کو اس انداز میں نقشہ پیش کیا کہ پورا مجمع گویا اپنی آنکھوں سے وہ منظر دیکھ رہا تھا جب ذوالفقار علی بھٹو نے مفتی کے دلائل کو سن کر بے ساختہ کہا کہ مفتی صاحب! آپ جیتے، میں ہارا تو مفتی صاحب نے فرمایا تھا: ''نہ آپ ہارے نہ میں جیتا بلکہ اسلام جیتا اور کفر ہارا'' تو مولانا نے فرمایا ہمارے اکابر رحمہم اللہ ایک ایک عمل اللہ اور اس کے رسول کی رضا کے حصول کے لئے تھا اپنی ذات کو اونچا نہ کرتے تھے۔

بریلوی مکتب فکر کے نامور عالم دین دربار عالیہ چشتیہ گولڑہ شریف کے نمائندہ شیخ عبدالحمید چشتی نے بہت خوب صورت علمی انداز میں عقیدہ ختم نبوت کو بیان کیا اور قادیانیت کی تردید کی نیز انہوں نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی خدمات کو بھی سراہا جبکہ مولانا محمد طیب نے ان کا احسن انداز میں استقبال کیا اور دعوت خطاب دی۔

مولانا محمد عالم طارق نے کہا کہ ہم نے ناموس صحابہؓ پر اپنی قیادتوں کو قربان کیا۔ ناموس رسالت عقیدہ ختم نبوت کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہ کریں گے۔ ہمارا مطالبہ ہے کہ حکومت قادیانیوں کو آئین کا پابند کرے یا ہمارے اکابر تحریک چلائیں۔

حافظ حسین احمد مرکزی راہنما جمعیت علمائے اسلام نے قادیانیت کی آئینی اور قانونی حیثیت کو پارلیمانی انداز میں بیان کیا جو کہ یقیناً اس کانفرنس کا لب لباب تھا نیز انہوں نے اس کانفرنس کی وساطت سے صوبہ کے پی کے میں ایک جنونی قادیانی عبداللطیف یوسف زئی کو اٹارنی جنرل بنانے پر بھی خوب احتجاج کیا اور کہا کہ اٹارنی جنرل حکومت کا آئینی ترجمان ہوتا ہے جبکہ قادیانی پاکستان کے آئین اور قانون کو تسلیم ہی نہیں کرتے وہ آئینی ترجمان کیسے بن سکتا ہے؟

حضرت مولانا ظہور احمد علوی نے علمائے اسلام آباد کی نمائندگی کی جبکہ مری کے علمائے کرام کی نمائندگی مولانا قاری سیف اللہ سیفی نے کی جبکہ آخری خطاب متکلم اسلام حضرت مولانا محمد الیاس گھمن صاحب مرکزی ناظم اعلیٰ اتحاد اہلسنت والجماعت کا ہوا جنہوں نے اپنے مخصوص انداز میں عقیدہ ختم نبوت پر اکابرین علمائے دیوبند کی خدمات پر روشنی ڈالی اور کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اس محاذ پر ہماری نمائندہ جماعت ہے جو مجلس کے اکابر ہمیں پالیسی دیں گے ہم اس کی پابندی کریں گے۔

کانفرنس میں پنڈی اسلام آباد کی کثیر تعداد میں علماء نے شرکت کی۔ مولانا نذیر احمد فاروقی، مولانا عبدالغفار، مولانا تاج الدین مدنی، قاری احسان اللہ، مولانا حسین طارق، مولانا طاہر سلطان، قاری سہیل عباسی، مولانا قاضی مشتاق احمد صاحب، مولانا عبدالکریم، مولانا محمد شریف ہزاروی، مولانا شارق احمد صدیقی، مولانا عزیز الرحمن، مولانا اورنگزیب، مولانا قاضی محمد طیب، مولانا فخر الاسلام جبکہ ٹیکسلا سے قاری محمد زکریا، ہری پور سے بھائی سیف الرحمن، برائے صالح سے مفتی عامر شہزاد، داتہ مانسہرہ سے مولانا عبدالقدیر، مری سے قاری سیف اللہ سیفی، علاقہ علی پور فراش سے قاری عبدالرزاق کی قیادت میں وفود نے شرکت کی۔

مولانا زاہد وسیم، مفتی خالد میر نے اپنی ٹیم کے ساتھ مہمانوں کے اکرام کا بہت احسن انداز میں نظم نبھایا جبکہ سعید الرحمن، اسامہ، فیض الرحمن معاویہ نے ان کی معاونت کی۔

کانفرنس کا اختتام نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ولی بن ولی صاحبزادہ حضرت مولانا خواجہ عزیز احمد صاحب مدظلہ کی دعا پر ہوا۔ ☆☆

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں دفاع ختم نبوت پروگرام

ٹوبہ.... ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء یوم فتح ختم نبوت کے حوالہ سے اس سال بھی ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ، کمالیہ، گوجرہ، پیر محل، رجانہ، پھلور، مریدوالا، ماموں کانجن، سمندری اور مضافات میں ضلعی مبلغ مولانا خبیب احمد نے دورہ کیا اور تمام خطباء حضرات سے خصوصی ملاقات کر کے لٹریچر اور ایک خط دیا تاکہ خطباء حضرات ۶ ستمبر کا جمعۃ المبارک تحریک ۱۹۷۴ء اور ۷ ستمبر کے یوم فتح ختم نبوت کے عنوان پر پڑھائیں، اس طرح عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی دعوت پر پورے ضلع اور مضافات میں ایک مرتبہ پھر ختم نبوت کی آواز گونج اٹھی۔

یکم ستمبر بروز اتوار کو مدینہ مسجد، مدینہ مارکیٹ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ختم نبوت سیمینار منعقد ہوا، جس کی صدارت مجلس شوریٰ کے رکن محترم قاضی فیض احمد صاحب نے کی۔ مولانا حسن معاویہ کمالیہ، مولانا قاری عمر فاروق کمالیہ، سید سرفراز الحسن شاہ گوجرہ، مولانا مطیع اللہ، ڈاکٹر سفیان اللہ مغل، مولانا لطف اللہ، مولانا مجیب الرحمن ٹوبہ، مولانا غلام حسین جھنگ، مولانا خبیب احمد ضلعی مبلغ نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ہم شہدائے ختم نبوت ۱۹۵۳ء اور ۱۹۷۴ء کو سلام عقیدت پیش کرتے ہیں۔

۷ ستمبر بروز ہفتہ کو جامعہ حنفیہ گوجرہ میں ختم نبوت سیمینار منعقد ہوا، سید سرفراز الحسن شاہ، مولانا احسان احمد طلحہ شاہ اور مولانا خبیب احمد نے اپنے خطاب میں کہا کہ جس طرح حکومت ۶ ستمبر کو دفاع پاکستان کے عنوان سے یاد رکھتی اور مناتی ہے، اسی طرح ۷ ستمبر کو یوم دفاع ختم نبوت کے عنوان سے منایا جائے۔ سید انعام الحسن شاہ نے حمد و نعت اور ختم نبوت پر شاندار اشعار پیش کر کے سامعین کو گرما دیا۔

لبّیک.....مولائے کائنات!

مولانا ولی اللہ ولی شاہ صاحب

لبیک لا شریک لک .... مولائے کائنات
مجھ ناتواں پہ تیری ہیں کیا کیا نوازشات

مجھ کو بلا کر اپنے گھر مہماں بنالیا
تیرا بلاوا مجھ کو ہے اک مژدۂ نجات

ارضِ حرم میں داخلہ، مجھ سے ذلیل کا
اے ذوالجلال! بس یہ ہے تیرے کرم کی بات

اے غافر الذنوب! ہوں تیری پناہ میں
دامانِ عفو میں ترے، ہیں میری سیئات

در پر ترے میں آگیا احرام باندھ کر
تیری رضا پہ آج ہیں قربان خواہشات

جس سمت اپنا منہ کرکے پڑھتا تھا میں نماز
دیکھا اب اپنی آنکھ سے وہ قبلۂ صلوٰۃ

رکن و حجر، مقام اور یہ ملتزم، حطیم
ہر سُو یہاں ہے جلوۂ آیاتِ بیّنات

بیت محرم تیرا ہے آبِ بقا ہمیں
شمعِ ہدیٰ للعالمین، تنویرِ شش جہات

مہمان تیرے ہیں یہاں محوِ طواف و سعی
مروہ، صفا، مطاف میں ہر لحہ دن ہو رات

تیرے ضیوف کو نہ کیوں دربار میں تیرے
ہر روز، روزِ عید ہو، ہر شب شبِ برأت

نقشِ قدم خلیل کا تو نے دکھا دیا
اب دے دے سیدھی راہ پر مولا مجھے ثبات

میلین اخضرین سے گزرا میں دوڑ کر
تیری رضا میں رات دن دوڑوں میں تاحیات

دونوں جہاں کی نیکیاں دامن میں ہوں میرے
ہو نفس میرا خوگرِ اعمالِ صالحات

زمزم پلایا کوثر تسنیم بھی پلا
آسان کردے حشر کی ساری ہی مشکلات

تیرے کرم کا صدقہ اے بندہ نواز تو
لوٹا ولیؔ کو دے کے اب پروانۂ نجات

خبروں پر ایک نظر

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا پانچ روزہ تبلیغی دورہ حیدرآباد

حیدرآباد (مولانا توصیف احمد) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم تبلیغ حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی پانچ روزہ تبلیغی دورہ پر حیدرآباد تشریف لائے۔

۸رستمبر بعد نماز عشاء جامع مسجد فاروقیہ لطیف آباد نمبر۷ میں مولانا محمد کاشف کی دعوت پر خطاب کیا۔

۹رستمبر صبح ۱۰ بجے جامعہ عربیہ شمس نور للبنات میں مولانا عبدالرحیم، مولانا محمد احمد کی دعوت پر بنات اور خواتین میں عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اور قادیانی دجل وفریب کے عنوان پر خطاب کیا اور خواتین اور بچیوں میں لٹریچر تقسیم کیا گیا۔

۹رستمبر بعد نماز عشاء جامع مسجد سید الشہداءؓ، گلشن خیر محمد سائٹ میں امام مہدی علیہ الرضوان کے ظہور اور حضرت مسیح علیہ السلام کے نزول پر خطاب کیا۔

۱۰رستمبر دارالعلوم فیض القرآن میں بنین و بنات سے بعنوان ''مرزا قادیانی اور اوصاف نبوت'' خطاب کیا، اور پوزیشن ہولڈرز صاحبان ترتیب طلبا میں انعامات تقسیم کئے۔ مولانا محمد نعیم، مولانا عزیز الرحمن، مولانا محمد آصف، مفتی عبدالواحد ودیگر اساتذہ کرام نے مبلغین ختم نبوت کا خیر مقدم کیا۔

اسی روز جامعہ ریاض العلوم میں مفتی محمد عرفان، مفتی محمد عظیم وطلبا تخصص سے ملاقات کی اور انہیں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مقاصد اور ضرورت سے آگاہ کیا۔

مدرسہ سیدنا صدیق اکبرؓ ٹورانی بستی میں ظہر کی نماز کے بعد بیان کیا۔ قاری خالد محمود، مولانا محمد سہیل، مولانا محمد خیام نے مبلغین ختم نبوت کو خوش آمدید کہا اور تشریف آوری پر شکریہ ادا کیا۔ مولانا شجاع آبادی نے علماء کرام وطلباء عظام کی ذمہ داریوں کے عنوان پر خطاب کیا۔

جامعہ عمر بن خطاب ہالہ ناکہ میں دوپہر کو آرام کیا اور مجلس کے کارکنوں سے ملاقات کی اور بعد نماز مغرب طلباء سے خطاب کیا۔

۱۰رستمبر بعد نماز عشاء نورانی مسجد لیاقت کالونی میں جلسہ ختم نبوت سے خطاب کیا۔ بعدازاں مولانا عبدالسلام قریشی، مولانا محمد فاروق آزاد، مفتی محمد فہیم اشرف سے مختلف جماعتی امور پر مشاورت کی۔

۱۱رستمبر نو بجے صبح خانقاہ عالیہ قادریہ راشدیہ دین پور شریف کے سجادہ نشین حضرت میاں مسعود احمد دین پوری دامت برکاتہم سے اقرأ تربیت الاطفال نزد ایئرپورٹ روڈ میں ملاقات کی اور جماعتی سرگرمیوں اور مولانا شجاع آبادی نے تبلیغی پروگرام سے آگاہ کیا اور حضرت دین پوری نے دعاؤں سے نوازا۔

۱۱رستمبر صبح گیارہ بجے جامعہ فاطمۃ الزہراؓ للبنات جام شورو میں بنات وخواتین سے خطاب کیا۔ مولانا غلام شبیر مہتمم نے علماء کرام اور ائمہ مساجد سے خصوصی ملاقات کا اہتمام کیا ہوا تھا۔ نیز علماء کرام کو ظہرانہ دیا گیا۔ مولانا ثناء اللہ سومرو، مولانا محمد قاسم فارانی و دیگر علماء کرام نے شرکت کی۔ بعد نماز ظہر لیاقت یونیورسٹی کی جامع مسجد میں درس حدیث دیا۔ مفتی حبیب اللہ، مفتی عبدالقیوم سے جماعتی امور پر مشاورت ہوئی۔

۱۱رستمبر بعد نماز مغرب جامعہ خاتم النبیین کوٹری میں شہید ختم نبوت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ کے برادر کبیر مولانا رب نواز جلال پوری کی عیادت کی۔ مولانا محمد عاصم نے مبلغین کی تشریف آوری پر شکریہ ادا کیا۔ بعد نماز عشاء جامع مسجد ختم نبوت میں منعقدہ جلسہ سے خطاب کیا۔

۱۲رستمبر بعد نماز ظہر جامعہ صدیق اکبرؓ ٹنڈوالہ یار کے اساتذہ کرام اور طلبا سے مرزا قادیانیت کے دعویٰ مہدویت ومسیحیت کے بطلان پر خطاب کیا اور حضرت امام مہدی و حضرت مسیح علیہ السلام کی علامات اور مرزا قادیانی کے دعویٰ کا تقابل پیش کیا اور علماء طلبا سے قادیانیت سمیت فتنوں سے آگاہی اور ان کے شکوک وشبہات کا توڑ سے متعلق تیاری پر زور دیا۔

۱۲رستمبر بعد نماز عشاء حضرت مولانا قادر بخش نقشبندی مدظلہ کی دعوت پر ان کی مسجد میں ان کی صدارت میں منعقدہ ہونے والے جلسہ سے خطاب کیا۔ جامعہ صدیق اکبرؓ کے استاذ مولانا محمد مبین اور ان کے ڈرائیور نے مولانا شجاع آبادی کو حیدرآباد ڈائیو کے اسٹینڈ پر الوداع کیا، تمام پروگراموں میں مولانا توصیف احمد مبلغ حیدرآباد ساتھ رہے۔

وندر (بلوچستان) میں ختم نبوت کے ذمہ دار کا انتخاب

کراچی... (مولانا عبدالحئی مطمئن) ۱۹رستمبر ۲۰۱۳ء عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے ایک مختصر وفد نے صوبہ بلوچستان کے شہر وندر کا دورہ کیا۔ وفد میں مجلس بلدیہ ٹاؤن کے رہنما مفتی فیض الحق، ضلع غربی کے مبلغ مولانا عبدالحئی، مجلس حب چوکی کے ذمہ دار مولانا محمد اور بلدیہ ٹاؤن کے متحرک ساتھی فقیر گل شامل تھے۔ نماز ظہر حب چوکی شہر میں ادا کی گئی۔ سہ پہر تین بجے وفد وندر شہر کی جامع مسجد میں پہنچا۔ جہاں وندر شہر اور مضافات کے علماء کرام کا ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں علاقائی علماء کرام نے شرکت کی۔

سالانہ ختم نبوت کانفرنس، کوہاٹ

کوہاٹ (رپورٹ: محمد علی) گزشتہ سالوں کی طرح امسال بھی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع کوہاٹ کے زیر اہتمام سالانہ ختم نبوت کانفرنس ۷؍ستمبر ۲۰۱۳ء کو کوہاٹ کی مشہور و معروف تاریخی مسجد حضرت حاجی بہادرؒ میں منعقد ہوئی۔ جلسہ کی صدارت سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ حضرت مولانا خواجہ خلیل احمد دامت برکاتہم نے فرمائی۔ حضرت مولانا خواجہ خلیل احمد مدظلہ نے خصوصی شفقت فرما کر رات کوہاٹ میں ہی قیام فرمایا۔ رمضان المبارک کے فوراً بعد کارکنان ختم نبوت نے کانفرنس کی تیاری میں دن رات ایک کر کے کوشش کی۔ خاص کر قاسم پراچہ، آصف علی، مولانا عاصم شنواری، مولانا فخر الرحمن، مفتی محمد ابراہیم، قاری عبیداللہ پانی پتی، مولانا سفیان، راقم الحروف اور محمد عاطف قابل ذکر ہیں۔ اس ضمن میں تمام مدارس عربیہ کے علماء کرام، مدرسین، مہتمم حضرات اور طلباء سے ملاقاتیں کی گئیں اور ان کو کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی گئی، تمام علاقے کو اشتہارات اور بینرز کے ذریعے آراستہ کیا گیا تھا، منادی کے لئے بھائی ذین الدین اور آصف علی مقرر ہوئے تھے۔ جلسہ اپنے وقت مقررہ پر شروع ہوا، ابتدائی تقریر مفتی نعمت اللہ حقانی رئیس دارالافتاء مدرسہ انجمن تعلیم القرآن کوہاٹ و ناظم تبلیغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے کی۔ نعت خواں فیصل بلال لاہوری اور حافظ عبدالمعز صافی کوہاٹی نے لوگوں کے دلوں کو مسرور کیا۔ مولانا عزیز الرحمن ثانی نے ۷؍ستمبر ۱۹۷۴ء کی قومی اسمبلی کی کارروائی کی روئیداد بھرپور انداز میں بیان کی۔ جلسہ کے مہمان خصوصی شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کے فرزند ارجمند مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی نے دلوں کو گرما دینے والی انتہائی عالمانہ انداز میں تقریر کی اور مدلل انداز میں قادیانیت کا دجل و فریب سامعین پر آشکارا کیا اور سامعین کے دلوں میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور مرتبہ کو بڑے خوبصورت انداز میں جاگزین فرمایا۔

قارئین کرام وہ منظر بڑا قابل دید تھا جب جلسہ کے اسٹیج پر ایک ہی وقت میں امام اولیاء خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحبؒ کے فرزند اور مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کے فرزند جلوہ افروز تھے اور جلسہ گاہ کو علم اور تصوف کی برکات و انوارات سے منور کئے ہوئے تھے اور مقامی علماء کرام نے چار چاند لگا دیئے۔ انجمن تاجران کے صدر جناب حاجی محمد عابد پراچہ نے بڑے جارحانہ انداز میں قراردادیں پیش کیں۔ خاص کر خیبر پختونخوا گورنمنٹ کے اس فعل کی سخت الفاظ میں مذمت کی، جس میں تحریک انصاف کی صوبائی حکومت کی طرف سے ایڈووکیٹ جنرل کے عہدہ پر ایک سکہ بند قادیانی عبداللطیف یوسف زئی کو نامزد کیا گیا۔ سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ حضرت مولانا خواجہ خلیل احمد مدظلہ کی دعا کے ساتھ یہ عظیم الشان جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

اجلاس کی صدارت و سرپرستی علاقہ کی معروف علمی شخصیت، بزرگ عالم دین مولانا اللہ بخش مدظلہ نے فرمائی۔

اجلاس کی میزبانی کی سعادت مولانا مفتی عبدالمجید مدظلہ کے حصہ میں آئی۔ اس موقع پر مولانا مفتی فیض الحق نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ ختم نبوت ہمارا ایمان ہے، یہ بنیادی اور متفقہ عقیدہ ہے، اس کی حفاظت مسلمانوں کی ذمہ داری ہے، ہر دور میں امت مسلمہ نے یہ فریضہ بخوبی سرانجام دیا ہے۔ ہمارے اکابرین امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، شیخ الاسلام علامہ سید محمد یوسف بنوریؒ، مفکر اسلام حضرت مفتی محمودؒ اور شیر اسلام مولانا غلام غوث ہزارویؒ کے مجاہدانہ کردار اور بے مثال خدمات اس میدان میں ہمارے لئے مشعل راہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ تحفظ ختم نبوت کی خاطر ہمیں ان پاک ہستیوں کے نقوش قدم کی پیروی کرنی چاہیے۔

ضلع غربی کے مبلغ مولانا عبدالحی نے اپنے بیان میں کہا کہ عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ بڑا عظیم الشان کام ہے۔ اس باعظمت مشن کے لئے اگر اللہ تعالیٰ ہمیں قبول فرمائیں تو یہ بڑی سعادت کی بات ہوگی۔ تحفظ ختم نبوت کے سلسلہ میں ہمیں ہر خدمت کے لئے تیار رہنا چاہیے۔ اس علاقہ کے لئے ہمیں ایک ذمہ دار کا انتخاب کرنا چاہیے جس کی راہنمائی میں ہم آگے بڑھیں اور ہمارے امیر ہمیں اس کام کی ضرورت سے آگاہ کرتے رہیں۔ بعدازاں شرکائے اجلاس کی مشاورت اور صدر و سرپرست کے فیصلہ سے مولانا مفتی عبدالمجید مدظلہ وندر شہر اور مضافات کے ذمہ دار نامزد ہوئے۔ مولانا مفتی اللہ بخش مدظلہ کی دعا سے اجلاس اختتام پذیر ہوا، تمام علماء کرام نے کام کی ذمہ داری کو احسن انداز میں نبھانے کا عزم مصمم کیا۔

مجلس تحفظ ختم نبوت ٹنڈو آدم کی سرگرمیاں

یکم تا ۷؍ستمبر یوم دفاع ختم نبوت منایا گیا

ٹنڈو آدم (رپورٹ: مفتی محمد طاہر مکی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹنڈو آدم کی جانب سے ۷؍ستمبر ۱۹۷۴ء کی یاد میں شہدائے ختم نبوت کو خراج تحسین پیش کرنے کے لئے، ٹنڈو آدم کے قرب و جوار میں گاؤں گوٹھوں میں بھرپور طریقے سے یوم دفاع ختم نبوت منایا گیا، اس سلسلے میں جلال مری، راہو شاخ، حسن مری، بیرانی شاخ میں بلال مسجد بالا کام، جامع مسجد انوار ختم نبوت، جامع مسجد خاتم النبیین اور نہر والی مسجد سمیت دیگر مقامات پر بعد نماز عشاء ختم نبوت کنونشن منعقد کئے گئے، جن کی سرپرستی حضرت اقدس علامہ احمد میاں حمادی صاحب زیدمجدہ فرماتے رہے۔ یکم سے ۷؍ستمبر تک چھوٹے چھوٹے کنونشن اور ۶؍ستمبر کو حضرت الامیر مرکزیہ دامت فیوضہم کے حکم پر ان کے خطوط تمام مساجد کے ائمہ کو بھجوائے گئے، جس کے بعد

پورے شہر کی مساجد میں اگلے دن ’’یوم دفاع ختم نبوت‘‘ کے حوالے سے علماء وخطباء کے بیانات ہوئے۔

۷؍ستمبر بروز ہفتہ بعد نماز عشاء شہری سطح پر مرکزی ختم نبوت کنونشن بلال مسجد قائداعظم کالونی میں منعقد ہوا توقع سے زیادہ عوام نے شرکت کی۔ کنونشن کی سرپرستی حضرت اقدس علامہ احمد میاں حمادی صاحب دامت فیوضہم نے فرمائی اور باوجود علالت کے دو ساتھیوں کے سہارے تشریف لائے اور چند نصائح فرمائیں، صدارت جامعہ دارالعلوم ختم نبوت کے مدیر مفتی حفیظ الرحمن رحمانی کررہے تھے، کنونشن میں خصوصی خطابات جمعیت علماء اسلام سندھ کے ناظم عمومی مولانا قاری کامران احمد اور مولانا عبدالقیوم عباسی کے ہوئے جبکہ جمعیت علماء اسلام ٹنڈوآدم کے امیر مولانا محمد عثمان سموں، حاجی محمد ہاشم، مفتی محمد یعقوب تمکی، جامعہ علم وعمل کے مہتمم مولانا حبیب الرحمن سعید، علامہ محمد راشد مدنی، مفتی محمد طاہر مکی، خطیب مسجد مولانا محمد زاہد حجازی، حافظ محمد طارق حمادی، مولانا محمد علی جالندھریؒ کے پرانے ساتھی جناب محمد اعظم جنجوعہ، ثناء اللہ اعظم جنجوعہ، محمد سلیم میمن، حاجی گلزار چانگ، مقامی جماعت ختم نبوت کے امیر حاجی محمد عمر جونیجو، منور حسین قریشی، حافظ محمد فرقان انصاری، ارشاد احمد قریشی و دیگر راہنماؤں نے شرکت کی، علماء کرام نے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور فتنہ قادیانیت کے حوالے سے اکابرین ختم نبوت کی مساعی پر روشنی ڈالی اور کہا کہ سید عطاء اللہ شاہ بخاری سے لے کر حضرت خواجہ خواجگان تک تمام امرائے ختم نبوت لاکھوں سلام کے مستحق ہیں جنہوں نے اپنی تمام تر صلاحیتیں اس عظیم کام کے لئے وقف کردیں۔ علماء کرام نے کہا کہ تمام تحاریک ختم نبوت خصوصاً تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء کی کامیابیوں کا سہرا کسی ایک جماعت کو دینا بددیانتی ہے۔ فلاں قائد کی سعی سے حالانکہ تمام مسلم امت کی کوششوں اور کاوشوں سے مسئلہ حل ہوا اور اس میں کوئی شک نہیں کہ تمام مسلک کے علماء کو ’’مجلس عمل تحفظ ختم نبوت‘‘ کے پلیٹ فارم پر جمع کرنے میں ہمارے قائدین ختم نبوت سید عطاء اللہ شاہ بخاری، مولانا محمد علی جالندھری، مولانا لال حسین اختر، مولانا سید محمد یوسف بنوری اور خواجہ خواجگان نور اللہ مرقدہم کی سعی اور کوششیں شامل ہیں اور ان تمام تحاریک میں پلیٹ فارم یہی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کا استعمال کیا گیا، اس لئے جب بھی ختم نبوت کی تحریکوں کا نام آئے تو وہاں انصاف کا تقاضا ہے کہ تمام مسلک کے علماء کو خراج تحسین پیش کیا جائے، کسی ایک جماعت کے راہنماء کو نہیں۔ کنونشن میں مطالبہ کیا گیا کہ ۷؍ستمبر کو سرکاری سطح پر ’’یوم دفاع ختم نبوت‘‘ کے طور پر منایا جائے۔ بے شک ۶؍ستمبر ایک عظیم دن ہے جس دن پاک فوج کے مسلم اور غیرت مند جوانوں نے دشمنوں کے راستے بند کردیئے اور ان کے خوابوں کو چکنا چور کردیا لاکھوں سلام ان سپاہیوں کو لیکن کروڑوں سلام ان مجاہد سپاہیوں کو بھی ہونا چاہئے جنہوں نے ’’محمد رسول اللہ‘‘ کی عزت وناموس کی خاطر اپنی جانوں کا نذرانہ دے دیا، پھانسی کے پھندے چوم لئے لیکن ایک دجال اور مکار کا راستہ اسلام میں نقب لگانے کا بند کردیا، اس لئے ۷؍ستمبر کو ملک گیر اور سرکاری سطح پر عام تعطیل کی جائے اور سینیٹ اور قومی وصوبائی اسمبلیوں میں ختم نبوت پر سیمینار منعقد کئے جائیں۔ راہنماؤں نے کہا کہ سندھ میں تو بھٹو کی پی پی پی حکومت ہے اور گزشتہ پانچ سال انہی کی حکومت تھی لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ انہوں نے بھی اپنے قائد محترم ذوالفقار علی بھٹو شہید کی اس تحریک میں عظیم قربانی کے حوالے سے تعطیل کرکے انہیں خراج تحسین پیش نہیں کیا۔

تبصرۂ کتب

نام کتاب: تحریک ختم نبوت، منزل بمنزل (جلد اول)

ترتیب وتبویب: مناظر ختم نبوت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

ضخامت: ۴۲۶ صفحات

ہدیہ: ۳۵۰ روپے

ملنے کا پتہ: ادارہ اشاعت الخیر، بیرون بوہڑ دروازہ، ملتان

مندرجہ بالا کتاب مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا مرتب کردہ تازہ شاہکار ہے، جو حال ہی میں منظر عام پر آیا ہے۔ اس کتاب میں ان شخصیات کی عظیم الشان خدمات کا تذکرہ ہے۔ جنہوں نے براہ راست مرزا غلام احمد قادیانی کو اس کی زندگی میں للکارا، چنانچہ درج ذیل حضرات کی خدمات پر مشتمل ہے:

علماء لدھیانہ کا فتویٰ تکفیر، مولانا رشید احمد گنگوہیؒ اور مرزا قادیانی کی تکفیر، حضرت پیر مہر علی شاہؒ قادیانیت کے تعاقب میں، مولانا سید محمد علی مونگیریؒ اور قادیانیت کا تعاقب، مولانا قاضی کرم الدینؒ دبیر کا کامیاب عدالتی تعاقب، مولانا غلام دستگیر قصوری اور مرزا قادیانی، مولانا محمد حسن فیضی اور قادیانیت، مولانا سعد اللہ لدھیانویؒ کی مرزا قادیانی سے مڈبھیڑ، مولانا نذیر حسین دہلوی کا فتویٰ تکفیر، مولانا عبدالحکیم کلانوری سے مناظرہ، پیر جماعت علی شاہ اور مرزا قادیانی، مولانا عبدالحق غزنوی سے مباہلہ، مولانا ثناء اللہ امرتسری کی مرزا کو پٹخنیاں، مولانا محمد حسین بٹالوی اور مرزا قادیانی، مفتی غلام مرتضیٰ کی خدمات، میر ابراہیم سیالکوٹی اور قادیانیت اور مولانا محی الدین عبدالرحمن لکھوی۔ کتاب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے جملہ دفاتر سے دستیاب ہے۔

نوٹ: تبصرۂ کتب کے لئے دو نسخوں کا ارسال کرنا ضروری ہے۔ (ادارہ)

حلقہ بلدیہ ٹاؤن کراچی میں تحفظ ختم نبوت پروگرام

کراچی (رپورٹ: مولانا عبدالحی مطمئن) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ بلدیہ ٹاؤن کے زیر اہتمام ستمبر کے پہلے ہفتہ میں مختلف مقامات پر تحفظ ختم نبوت پروگرامز کے لئے اجلاس منعقد کئے گئے، جس میں علاقہ کے کارکنان ختم نبوت نے بھرپور حصہ لیا۔ ان پروگراموں کی مختصر روئیداد درج ذیل ہے:

حلقہ نئی آبادی... ۶رستمبر بروز جمعہ مغرب تا عشاء جامع مسجد فاروق اعظم میں پروگرام منعقد ہوا۔ تلاوت ونعت کی سعادت حافظ محمد ابوبکر شاکر کے حصہ میں آئی۔ نقابت کے فرائض مولانا عبدالحی مطمئن نے انجام دیئے۔ صدارت بزرگ عالم دین مولانا فتح محمد نے کی۔ مہمان خصوصی مولانا سعید الرحمن نے عقیدہ ختم نبوت پر ایمان افروز بیان کیا۔

حلقہ اتحاد ٹاؤن... ۶رستمبر بروز جمعہ مغرب تا عشاء جامع مسجد ایوبیہ میں پروگرام رکھا گیا تھا۔ اس میں تلاوت کلام مجید کی سعادت قاری افتخار کے حصہ میں آئی، جبکہ نقابت کے فرائض مولانا عادل عمر نے انجام دیئے۔ حلقہ کے ذمہ دار مولانا اسحاق نے نگرانی اور نامور خطیب مولانا ڈاکٹر عطاء الرحمن خان نے صدارت کی۔ مولانا مفتی فیض الحق نے ولولہ انگیز خطاب کیا۔ حلقہ کے علماء اور عام مسلمانوں نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔

حلقہ عمر فاروق کالونی... ۶رستمبر بروز جمعہ مغرب تا عشاء جامع مسجد زینب میں پروگرام منعقد ہوا۔ نقابت کے فرائض مولانا فخر الدین نے انجام دیئے۔ مہمان خصوصی مولانا قاضی امین الحق آزاد نے خطاب کیا۔ حلقہ کے کئی علماء کرام اس پروگرام میں شریک ہوئے۔

حلقہ یوسف گوٹھ... ۷رستمبر بروز ہفتہ عصر تا مغرب جامع مسجد بلال میں پروگرام ترتیب دیا گیا۔ نقابت کے فرائض مبلغ ختم نبوت عبدالحی مطمئن نے انجام دیئے۔ مولانا عبدالعزیز نے صدارت ونگرانی کی۔ مہمان خصوصی مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد نے اپنے مخصوص انداز میں قادیانیت کا پوسٹ مارٹم کیا اور حاضرین سے قادیانی مصنوعات کے بائیکاٹ کا وعدہ لیا۔

حلقہ چاندنی چوک... ۷رستمبر بروز ہفتہ مغرب تا عشاء جامع مسجد بلال میں تحفظ ختم نبوت پروگرام منعقد ہوا۔ مولانا مفتی فیض الحق نے نگرانی وصدارت سمیت نقابت بھی کی۔ مہمان خصوصی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر حضرت مولانا محمد اعجاز مصطفی مدظلہ نے ناصحانہ انداز میں اصلاحی، تربیتی اور ایمانی خطاب کیا۔ حلقہ کے علاوہ عوام نے بھرپور شرکت کی۔

حلقہ گلشن غازی... ۷رستمبر بروز ہفتہ مغرب یا عشاء جامع مسجد مدینہ منورہ میں بھی پروگرام رکھا گیا تھا، جس میں تلاوت قاری مسلم نے کی اور مولانا عبداللہ شاہ نے نقابت وصدارت کی۔ مہمان خصوصی استاذ حدیث حضرت مولانا ظاہرین مدظلہ نے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت پر سیر حاصل خطاب کیا۔

حلقہ نواب کالونی... ۷رستمبر بروز ہفتہ مغرب تا عشاء جامع مسجد بلال میں تحفظ ختم نبوت پروگرام ہوا۔ صدارت مولانا مفتی عبداللہ مانکوٹی مدظلہ نے کی، نیز ابتدائی کلمات بھی ارشاد فرمائے۔ نگرانی مولانا سلیم اللہ نے کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع غربی کے مبلغ مولانا عبدالحی مطمئن نے بیان کیا۔ مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد کی دعا پر کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔

مرکزی پروگرام... ۸رستمبر بروز اتوار مغرب تا عشاء جامع مسجد بابری ۸ نمبر میں ساتھیوں کے اصرار پر رکھا گیا تھا، جس میں تلاوت کی سعادت قاری محمد سہیل نے حاصل کی۔ نوجوان نعت خوان حافظ محمد حسان نے نعت پیش کی۔ نقابت کے فرائض مولانا عبدالحی مطمئن نے انجام دیئے۔ حلقہ ۸/۹ نمبر کے ذمہ دار قاری ساجد محمود نے نگرانی کی۔ امیر جمعیت بلدیہ ٹاؤن سابق ایم پی اے مولانا عمر صادق، جنرل سیکریٹری جمعیت بلدیہ ٹاؤن سابق ایم پی اے حافظ محمد نعیم اور سرپرست جمعیت بلدیہ ٹاؤن مشہور خطیب حضرت ڈاکٹر عطاء الرحمن خان مدظلہم نے پروگرام کی صدارت کی۔ مہمان خصوصی مرکزی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مولانا قاضی احسان احمد نے ولولہ انگیز پالیسی ساز خطاب کیا۔ ڈاکٹر عطاء الرحمن خان کے اختتامی کلمات و دعا پر یہ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔ پروگرام میں مختلف حلقوں کے علماء کرام مولانا فتح محمد، مولانا عنایت اللہ شاہ، مولانا عبداللہ شاہ، مولانا عبدالواحد، مولانا عبدالرحمن، مولانا کفایت اللہ، مولانا عبدالعزیز، مولانا اسحاق، مولانا فخر الدین، مولانا سعید الرحمن، مولانا عبداللہ ازہر، مولانا سلیم اللہ، بھائی محمد صابر خان اور بھائی سید محمد شاہ کے علاوہ کثیر تعداد میں علماء کرام اور عاشقان رسول نے شرکت کی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹنڈو آدم کے عہدیداران کا تین سالہ انتخاب

ٹنڈو آدم (مفتی محمد طاہر مکی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹنڈو آدم کا سہ سالہ انتخاب صوبائی امیر حضرت اقدس علامہ احمد میاں حمادی صاحب زیدمجدہ کی زیر صدارت دفتر ختم نبوت ایم اے جناح روڈ ٹنڈو آدم میں ہوا، جس میں پانچوں یونی عہدیداروں، اور قرب وجوار کے تمام مجاہدین ختم نبوت نے شرکت کی، اجلاس میں متفقہ طور پر آئندہ تین سال کے لئے امیر ڈاکٹر محمد خالد آرائیں، نائب امیر یار محمد ابڑو، ناظم حاجی قادر داد کھوسو، نائب ناظم ملک محمد ارشد خلیلی، ناظم تبلیغ محمد ہاشم بروہی، نائب ناظم تبلیغ ذوالفقار نقشبندی، ناظم نشر واشاعت ڈاکٹر لیاقت خاصخیلی، نائب ناظم نشر واشاعت فیض اللہ خان، خازن طارق محمود چانگ، نائب خازن حافظ مشتاق کنڈھانی کو منتخب کیا گیا، جبکہ شوریٰ کے ممبران کے لئے سابق امیر حاجی محمد عمر جونیجو، ماسٹر عبدالحکیم چانگ، ماسٹر شاہ نواز ابڑو، راؤ جمیل احمد کا انتخاب عمل میں آیا اور مجلس عمومی کے لئے سابق ناظم منور حسین قریشی، بہار خان مری، ماسٹر خیر محمد کھوسو، محمد ارشاد قریشی کو منتخب کیا گیا مجلس عمومی کے چاروں ارکان مرکزی انتخاب میں اپنا کردار ادا کریں گے، اس موقعے پر علامہ احمد میاں حمادی، مولانا محمد علی صدیقی، علامہ محمد راشد مدنی، مفتی محمد طاہر مکی، حافظ محمد فرقان انصاری ودیگر نے نو منتخب عہدیداروں کو مبارکباد پیش کی۔

عقیدۂ ختم نبوت کی سربلندی، تحفظ ناموس رسالت اور فتنۂ قادیانیت کے استیصال کے لئے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ تعاون کی اپیل

قربانی کی کھالیں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو دیجئے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا تعارف

◆ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملت اسلامیہ کی بین الاقوامی تبلیغی واصلاحی جماعت ہے۔ ◆ یہ جماعت ہر قسم کے سیاسی مناقشات سے علیحدہ ہے۔ ◆ تبلیغ اقامت دین خصوصاً عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ اس کا طرۂ امتیاز ہے۔ ◆ اندرون و بیرون ملک ۴۰ مراکز، ۳۰ مبلغین اور ۱۲ دینی مدارس ہمہ وقت مصروف عمل ہیں۔ ◆ عربی، اردو، انگریزی اور دنیا کی دیگر زبانوں میں مفت لٹریچر کی تقسیم۔ ◆ ہفت روزہ ''ختم نبوت'' کراچی اور ماہنامہ ''لولاک'' ملتان کے ذریعہ سے امت مسلمہ کی محاذ ختم نبوت پر ذہن سازی۔ ◆ چناب نگر میں مجلس کی سرگرمیاں جاری ہیں اور وہاں دو عالیشان مسجدیں اور دو مدرسے چل رہے ہیں۔ ◆ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر ملتان میں دارالمبلغین قائم ہے، جہاں علماء کو رد قادیانیت کا کورس کرایا جاتا ہے، دارالتصنیف بھی مصروف عمل ہے۔ ◆ ملک بھر میں اہل اسلام اور قادیانیوں کے درمیان بہت سے مقدمات قائم ہیں۔ ◆ ہر سال دنیا بھر میں عالمی مجلس کے مبلغین تبلیغ اسلام اور تردید قادیانیت کے سلسلے میں دورے پر رہتے ہیں۔ ◆ اس سال بھی حسب سابق برطانیہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ ◆ افریقہ کے ایک ملک ''مالی'' میں مجلس کے رہنماؤں کی کوششوں سے ۳۰ ہزار قادیانیوں نے اسلام قبول کیا۔ ◆ یہ سب اللہ تبارک وتعالیٰ کی نصرت اور آپ کے تعاون سے ہو رہا ہے۔

اس کام میں مخیر دوستوں اور دردمندانِ ختم نبوت سے درخواست ہے کہ وہ قربانی کی کھالیں، زکوٰۃ، صدقات اور عطیات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو دے کر اس کے بیت المال کو مضبوط کریں۔

کراچی میں چرم قربانی جمع کرانے کے لئے رابطہ نمبر:

پرانی نمائش	جامع مسجد باب الرحمت	0321-2277304, 0333-3060501	عائشہ مسجد، بلدیہ ٹاؤن	0332-2454681
ریاض مسجد	دہلی مرکنٹائل سوسائٹی	0333-2403694, 0300-8240567	میٹروول	0333-2493677
مدنی مسجد	بلوچ کالونی	0300-3716592,0300-9213010	پاکستان چوک	0300-2276606
عالمگیر مسجد	عالمگیر سوسائٹی	0321-2627017	نارتھ کراچی	0333-3606177, 0333-3534697
الکبریا مسجد	دھوراجی کالونی	0321-2627016	المصطفیٰ مسجد، اسٹیل ٹاؤن	0333-2578711,0335-3022382
روفیل کھنڈ سوسائٹی		0333-2157085, 0323-2001736	توحید مسجد، گلشن حدید	0343-2412943,0333-2300856
جامع مسجد عائشہ	منظور کالونی	0333-8164488	جامع مسجد عائشہ باوانی ہجرت لائن	0300-2215163
جامع مسجد پی آئی بی	پی آئی بی کالونی:	0334-3955762, 0334-3437407	قائدآباد وقذافی ٹاؤن	0321-3796371
دادا بھائی ٹاؤن		0321-2535455	بھینس کالونی	0300-2040411
چھوٹی مسجد	دہلی کالونی	0300-2974520, 0300-2605807	مسجد اقصیٰ، شاہ لطیف ٹاؤن	0333-3619246
عظیم مسجد	بھٹائی کالونی کورنگی	0332-3367144	اتحاد ٹاؤن	0333-3580811
انجم ہومز	ملیر/شاہ فیصل کالونی	0333-2245852	ماڑی پور	0300-9223988
فلاح مسجد:	فیڈرل بی ایریا	0300-2700626, 0300-2242764	اورنگی ٹاؤن	0334-3947670

شعبہ نشر واشاعت: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، جامع مسجد باب الرحمت، پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی

021-32780337
021-32780340
021-34234476

عقیدہ ختم نبوت کی سربلندی تحفظ ناموس رسالت اور فتنہ قادیانیت کے استیصال کے لیے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ تعاون کی اپیل

قربانی کی کھالیں

عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوّت کو دیجیے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا تعارف

☆ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملت اسلامیہ کی بین الاقوامی تبلیغی و اصلاحی جماعت ہے۔
☆ یہ جماعت ہر قسم کے سیاسی مناقشات سے علیحدہ ہے۔
☆ تبلیغ اقامت دین خصوصاً عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ اس کا طرۂ امتیاز ہے۔
☆ اندرون و بیرون ملک 50 دفاتر و مراکز 12 دینی مدارس ہمہ وقت مصروف عمل ہیں۔
☆ لاکھوں روپے کا لٹریچر عربی، اردو، انگریزی اور دنیا کی دیگر زبانوں میں چھاپ کر پوری دنیا میں مفت تقسیم کیے جاتے ہیں۔
☆ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ہفت روزہ ''ختم نبوت'' اور ماہانہ ''لولاک'' ملتان سے شائع ہو رہے ہیں۔
☆ چناب نگر (ربوہ) میں مجلس کی سرگرمیاں جاری ہیں اور وہاں دو عالیشان مسجدیں اور دو مدرسے چل رہے ہیں۔
☆ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر ملتان میں دارالمبلغین قائم ہے، جہاں علماء کو رد قادیانیت کا کورس کرایا جاتا ہے، مدرسہ اور دارالتصنیف بھی مصروف عمل ہیں۔
☆ ملک بھر میں اہل اسلام اور قادیانیوں کے درمیان بہت سے مقدمات قائم ہیں۔
☆ ہر سال دنیا بھر میں عالمی مجلس کے مبلغین تبلیغ اسلام اور تردید قادیانیت کے سلسلے میں دورے پر رہتے ہیں۔
☆ اس سال بھی حسب سابق برطانیہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی اور امریکا میں بھی متعدد کانفرنسیں منعقد کی گئیں۔
☆ افریقا کے ایک ملک مالی میں مجلس کے رہنماؤں کی کوششوں سے 30 ہزار قادیانیوں نے اسلام قبول کیا۔

یہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی نصرت اور آپ کے تعاون سے ہو رہا ہے۔

اس کام میں مخیر دوستوں اور دردمندان ختم نبوت سے درخواست ہے کہ وہ قربانی کی کھالیں، زکوٰۃ، صدقات اور عطیات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو دے کر اس کے بیت المال کو مضبوط کریں۔

ترسیلِ زر کا پتہ

مرکزی دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان
فون: 4783486 ,061- 4583486
اکاؤنٹ نمبر UBL-3464 حرم گیٹ برانچ ملتان

جامع مسجد باب الرحمت، پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ، کراچی
021-32780337 , 021-34234476
Fax: 021-32780340
اکاؤنٹ نمبر: 8-363 اور 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ

اپیل کنندگان

حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی
امیر مرکزیہ

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
نائب امیر مرکزیہ

حضرت مولانا صاحبزادہ خواجہ عزیز احمد
نائب امیر مرکزیہ

حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری
مرکزی ناظم اعلیٰ